

من لا يحضره الفقيه (جبل دفع)

(١)

لشيخ الصدوق

مَنْ يَحْضُرُ الْقِتَبَ هُمْ يَحْضُرُونَ

2

شَيخُ الصَّدُوقَ

پیشکش

سید اشرف مسین نقوی

ناشر



الكتاب المقدس

اگ۔ ۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارئہ کراچی

باب : آداب سفر حج و مناسك حج

جب تم سفر حج کا ارادہ کرو تو لپنے گھر والوں کو جمع کرو دو رکعت نماز پڑھو اور بہت زیادہ اللہ کی حمد کرو اور محمد و آل محمد پر درود بھیجو پھر یہ کہو اللہم اینی استو دعکَ الیوْمِ دِینِ وَنَفْسِی وَمَالِی وَاهْلِی وَ ولَدِی وَجِیرَانِی ، وَاهْلَ حِرَاتِ الشَّاهِدِ مِنَاوَالْغَائِبِ وَجَمِيعِ مَا آنْعَمْتَ لِي عَلَى ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا فِی كُنْفِکَ وَمِنْکَ وَعِيَادَکَ وَعَزْکَ ، عَرْجَارُکَ وَجَلْ شَنَاؤکَ ، وَامْتَحِنْ عَانِذَکَ ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُکَ ، وَتَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَقِّ الَّذِي لَأَيْمُوتُ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَیٌ مِنَ الدُّلُّ وَكَبِيرٌ تَكْبِيرًا ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا - وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا (اے اللہ آج میں اپنا دین اپنی جان لپنے گھر والے اپنی اولاد لپنے پڑوی اور لپنے نر پر درش اور جو ہم میں سے ہمہاں موجود ہیں ان کو اور جو ہمہاں موجود نہیں ہے ان کو اور ان تمام نعمتوں کو جو تو نے مجھے عطا فرمائیں تیرے سپرد کرتا ہوں ۔ اے اللہ تو ہم لوگوں کو اپنی نگہبانی، اپنی حفاظت اپنی پناہ اور اپنی تقویت میں قرار دے ۔ جو تیری تقویت میں ہوتا ہے وہ تو یہ ہوتا ہے ۔ تیری حمد و شکر بہت بڑی ہے تیری پناہ ملگئے والا بہت محفوظ ہے ۔ نہیں ہے کوئی اللہ سوائے تیرے ۔ میں بھروسہ رکھتا ہوں اس ذات پر جو زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا ۔ حمد اس اللہ کی جس نے نہ کسی کو اپنی زوجہ بنایا کسی کو اپنا فرزند بنایا اور ماکیت میں اسکا کوئی شریک نہیں اور نہ اس میں کسی طرح کی کمزوری ہے کہ کوئی اسکی سرسری کرے اور اس کی بڑائی اچھی طرح کیا کرو)

پھر جب تم لپنے گھر سے نکلو تو کہو یسم اللہ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِلَّاحُولِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ، اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْدَ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلِبِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ ، اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ فِي سَفَرِي هَذَا السَّرُورَ وَالْعَمَلِ بِمَا يَرِضِيْكَ عَنِّي ، اللَّهُمَّ اقْطَلْمَعْنَى بُعْدَهُ وَمُشَقَّتَهُ وَاصْبِرْنِي فِيهِ وَاخْلُفْنِي فِي اَهْلِ بَخْرٍ (اللہ کے نام سے جو رحم و رحیم ہے ۔ نہیں ہے کوئی طاقت اور نہیں ہے کوئی قوت لیکن صرف خداۓ برتر و بزرگ کی عطا کی ہوئی ۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی مکان سے اور سفر سے محروم و مغمون واپس ہونے سے اور اس امر سے کہ (جب میں سفر سے واپس ہوں تو) لپنے اہل و مال و اولاد کو برے حال میں دیکھوں ۔ اے اللہ میں لپنے اس سفر میں جھس سے مرت چاہتا ہوں اور وہ عمل چاہتا ہوں جس سے تو مجھ سے راضی اور خوش ہو جائے ۔ اے اللہ تو اس سفر کی دوری اور اسکی مشقت کو طے کر ادے اور اس میں میرے ساتھ رہ اور میرے گھر والوں کو بخیر و خوبی رکھنے میں میری نیابت کر)

اور جب تم اپنی سواری پر سوار ہو جاؤ اور اپنی محل میں ٹھیک بیٹھ جاؤ تو یہ کہو الحمد لله الذی هدانا للسلام ، وَعَلَمَنَا الْقُرْآنَ ، وَمَنْ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ، سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَنَا هَذَا وَمَا كَنَّا لَهُ مُقْرِبِينَ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَبِّنَا

لَمْ نَقْلِبُوهُنَّ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْحَامِلُ عَلَى الظَّلَمِ، وَأَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ، اللَّهُمَّ أَنْتَ عَصْدِيُّ وَنَاصِرِيٌّ [اس خدا کی حمد جس نے ہم کو اسلام کی ہدایت کی اور ہمیں قرآن کی تعلیم دی اور ہم پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معبوث کر کے بڑا احسان کیا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے تابع کیا حالانکہ ہمارے اندر اسکی کوئی طاقت نہ تھی۔ اور ہم لوگ اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں اور حمد اس اللہ کی جو تمام عالمین کا پروردگار ہے۔ اے اللہ تو ہی (اسکی) پشت پر بخانے والا ہے اور ہر کام میں جگہ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اور تو سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور میری جگہ تو ہی میرے اہل دار و اولاد کی دیکھ بھال کرنے والا ہے اے اللہ تو میرا قوت بازا و اور میرا مددگار ہے] -

اور جب تمہاری سواری تمہیں لیکر چلے تو راستے میں یہ کھو خرچت بحول اللہ و قوتوہ بغیر حوقل متنی و قوّۃٰ ولکن بکوں اللہ و قوّۃٰ بریتُ اللَّمَکَ بَرِّیتَ مِنَ الْحُوْلِ وَالْفُوْلِ، اللَّمَّا إِنِّی أَسَالُكَ بِرَبَّکَةَ سَفَرِیِّ هَذَا وَبِرَبَّکَةَ أَهْلِهِ، اللَّمَّا إِنِّی أَسَالُكَ مِنْ فَضْلِکَ الْوَاسِعِ زَوْجًا حَلَالًا طَبِيبًا سَوْفَهُ إِلَیَّ وَأَنَا خَائِضٌ فِی عَافِیَةٍ بِعُوْتِکَ وَقُدْرِتِکَ، اللَّمَّا إِنِّی سَرُّتُ فِی سَفَرٍ هَذَا إِلَّا شَفَقَتِی مِنْ بَغْرِیکَ وَلَارْجَاءِ سِوَاکَ فَارْزَقْنِی فِی ذِلِّکَ شُکْرَکَ وَعَافِیَتَکَ وَوَقْفَنِی لِطَاعَتِکَ وَعِبَادَتِکَ حَتَّى تَرْضَنَ وَبَعْدَ الرِّضا [میں اپنی قوت و طاقت سے نہیں بلکہ اللہ کی قوت سے (سفر کیلئے) نکلا ہوں اے پروردگار میں تیری بارگاہ میں ہر قوت و طاقت سے براہت کاظہ کرتا ہوں۔ اے اللہ میں اپنے اس سفر میں لپٹے اور اپنے اہل و عیال کیلئے برکت کا خواستگار ہوں۔ اے اللہ میں تیری وسیع فضل و کرم سے رزق حلال و پاک کا خواستگار ہوں کہ وہ (جہاں بھی ہو) ہاتک کر میرے پاس بھیج کر میں تیری قوت و قدرت کے ذریعہ عافیت کے ساتھ اس میں غوطہ نکالتا رہوں۔ اے اللہ میں اپنے اس سفر میں چلا ہوں تو تیری سے سوا کسی اور پر بھروسہ کر کے نہیں چلا۔ اور تیری سے سوا کسی اور سے امید بھی نہیں ہے۔ پس تو اس میں اپنے شکر کی اور اپنی طرف سے عافیت کی روزی عطا فرم۔ مجھے اپنی اطاعت اور اپنی عبادت کی توفیق عطا فرماتا کہ مجھے تیری رضا حاصل ہو جائے اور رضا کے بعد مزید رضا حاصل ہو گی] -

اور تم پر لازم ہے کہ تم اپنے اس راستے میں اللہ سے ڈروں اسکی اطاعت کو ترجیح دو، گناہوں سے اجتناب کرو، ہمین اخلاق و عمل کا مظاہرہ کرو، خوش اخلاقی و دکھاؤ ساتھیوں سے اچھا برداشت کرو، گھنستہ کو ضبط کرو اور زیادہ تر تلاوت کلام پاک و ذکر الہی اور دعاوں میں مشغول رہو۔

اور جب تم ان موائقت میں سے کسی ایک میقات پر ہنچو جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر فرمایا ہے جیسا کہ آنحضرتؐ نے اہل عراق کیلئے عقیق کو معین کیا ہے جس کا اول مسیح و سلطنت غمزہ اور آخر ذات عرق ہے اور اول افضل ہے اور اہل طائف کیلئے قرآن المنازل مقرر فرمایا اہل یمن کیلئے یامن اور اہل شام کیلئے مہیج اور یہی حفظ ہے اور اہل مدینہ کیلئے ذا الخلیفہ مقرر فرمایا اور یہی مسجد شجرہ ہے۔ (جب ان مقامات میں سے کسی پر ہنچو تو پھر اپنے ناخن تراشنے، مونچھ تراشنے، بغل

کے بال صاف کرنے اور نورہ لگانے کے بعد غسل کرو۔ اور غسل کرتے وقت یہ کہو **سِمَ اللَّهُ وَبِاللَّهِ الْحُمَّا جَلَّهُ لَنِّي نُورًا وَطَهُورًا وَجِرزاً وَأَمَّا مِنْ كُلِّ خُوبٍ وَشَفَاءٍ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسَقْمٍ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي وَطَهِّرْنِي قَلْبِي وَأَشْرَحْ لَنِّي صَدْرِي، وَاجْرِ عَلَى إِسْلَامِي مَجْبَتِكَ وَمَذْهَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ لِاقْوَةٌ لِلنَّاسِكَ، وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ قَوَامَ التَّسْلِيمِ لِلَّمِرِكَ وَاللَّاتِيَّاعِ إِسْنَةَ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدعا سے۔ اے اللہ غسل کو میرے لئے نور و طہارت و حفاظت اور ہر خوف سے بخوبی اور ہر مرغی و بیماری سے شفا قرار دے۔ اے اللہ تو مجھے پاک کر اور میرے دل کو پاک کر، میرے سینے کو کشاہد کر دے اور میری زبان پر اپنی محبت، اپنی حمد و شناخت، جاری کر اس لئے کہ تیری دی ہوئی قوت کے سوا میرے اندر کوئی قوت نہیں۔ اور تو جانتا ہے کہ میرے دین کی بقا و قیام تیرے حکم کو تسلیم کرنا اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اتباع کرنے پر منحصر ہے۔}**

پھر احرام کے دونوں لباس پہنو اور **كَوَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَزَقَنِي مَا أُوَارِي بِهِ عُورَتٍ وَأُوَدِي بِهِ فَرْضٍ وَاعْدَ فِيهِ رَسِّي وَأَنْتَهِي فِيهِ إِلَيْهِ مَا أَمْرَنِي، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي قَصَدْتُهُ فَبَلَغْنِي وَأَرَدْتُهُ فَعَانَنِي، وَقَبَلْنِي وَلَمْ يَقْصُلْ بِنِي، وَوَجَهْهُ أَرَدْتُ فَسَلَمْنِي، نَهْوُ حِصْنِي وَكَهْفِي وَجَرِي وَظَهِيرِي وَمَلَادِي وَمَلْجَائِي وَمَنْجَائِي وَذَخْرِي وَعَدَتِي فِي شِدَّتِي وَرِخَاتِي** (حمد اس اللہ کی جس نے ایسا باب دیا کہ جس سے میں اپنی شرمگاہ کو چھپاؤں اور اپنے فریضہ جو کو ادا کروں اس میں اپنے رب کی عبادت کروں اور اس نے جو مجھے حکم دیا ہے اسکو سرانجام دوں۔ حمد اس خدا کی کہ میں نے قصد کیا تھا اور اس نے مجھے منزل تک چھپایا میں نے ارادہ کیا اور اس نے میری مدد کی مجھے قبول کیا اور میرا ساختہ نہیں چھوڑا میں نے اس کی طرف توجہ کی اور ارادہ کیا اور اس نے مجھے سلامتی عطا کی۔ اور وہی تو میرا قلخ، میری جائے پناہ، میرا محافظ، میری پشت پناہ، میری امید، میری نجات، میرا ذخیرہ اور سختی و کشاہدگی میں میرا آسراء ہے۔

اور احرام کیلئے چھر کعت نمازو پڑھو دو دور کعت کر کے۔ ہر دور کعت کے اندر پھیلی رکعت میں الحمد اور قل هو اللہ احمد پڑھو اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد اور سورہ قل یا یحیا الکافرون۔ اور ہر دور کعت کے اندر دوسری رکعت میں سوروں کی قراءت کے بعد رکوع سے پہلے قنوت اور ہر دور کعت کے آخر میں سلام۔ اور چاہو تو اسی بتائے ہوئے طریقے سے احرام کیلئے صرف دور کعت پڑھ لو اور احرام باندھنے کیلئے کامہترین وقت زوال آفتاب کا ہے ویسے طلوع آفتاب سے لیکر عزوب آفتاب تک جس وقت چاہو احرام باندھو اس میں کوئی ضرر نہیں ہے۔ اور اگر نماز فریضہ کا وقت ہو تو نماز فریضہ سے پہلے طلوع آفتاب سے پہلے ان رکعتوں کو پڑھ لو پھر نماز فریضہ پڑھو۔ اور اس کے بعد احرام باندھو یہ بہتر و افضل ہے۔ اور جب تم نماز سے فارغ ہو چکو تو پھر اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و شنا کرو جس کا وہ اہل ہے اور اسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو اسکے بعد کہو **لَهُ الْحُمَّمَ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْلِسَنِي مِنْ أَسْتَطْعَ لَكَ وَآمِنَ بِوَعْدِكَ وَاتَّهِمْ أَمْرَكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَفِي قَبْضَتِكَ لَا أَوْقِنُ إِلَّا مَا وَقَيْتَ وَلَا أَخْذُ إِلَّا مَا أَعْطَيْتَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَرِيدُ مَا أَمْرَتُ بِهِ مِنَ التَّمَّعْ بِالْعُمَرَةِ إِلَى الْحَجَّ عَلَى كِتَابِكَ**

لَبِيْكَ لَبِيْكَ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ، لَبِيْكَ لَبِيْكَ يَا كَرِيمُ، لَبِيْكَ لَبِيْكَ الْقُرْبَى لِيْكَ مُحَمَّدٌ وَآلِ مُحَمَّدٍ، لَبِيْكَ
لَبِيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعَالِبِكَ لَبِيْكَ هَذِهِ عُمْرَةٌ مَتَّعَهُ إِلَى الْحَجَّ، لَبِيْكَ لَبِيْكَ أَهْلُ التَّلِيَّةِ، لَبِيْكَ لَبِيْكَ تَلِيَّةٌ
تَمَاهِفَ الْمَاهِفَ الْمَاهِفَ لَبِيْكَ (میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں
بیٹھ کر طرح کی حمد و نعمت تیرے لئے ہے اور ملکیت میں بھی تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں اے بلندیوں والے
میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں ہی ابتداء ہے اور واپسی بھی تیری ہی طرف ہے میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں۔ میں
حاضر ہوں میں حاضر ہوں اے گناہوں کے بخششے والے میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں جو جھ سے ڈرتے ہوئے اور تیری طرف
رغبت رکھتے ہوئے۔ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تو غنی ہے اور ہم سب لوگ تیرے محاج ہیں۔ میں حاضر ہوں میں حاضر
ہوں اے صاحب نعمت و فضل حسن و جميل میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں اے بڑی سے بڑی تکفیلوں کو دور کرنے والے
میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں۔ حاضر ہے حاضر ہے یہ تیرا بندہ اور تیرے دونوں بندوں کا فرزند حاضر ہے حاضر ہے اے کرم
کرنے والے میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں اور تیرا تقرب چاہتا ہوں محمد وآل محمد کے واسطے سے میں حاضر ہوں میں حاضر میں
جج اور عمرہ کیلئے ایک ساتھ حاضر ہوں میں حاضر ہوں یہ عمرہ تمعن ہے جج کیلئے میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں اے حاضری دیئے
جانے کے اہل۔ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں پوری طرح حاضری اور جو جھ تک پہنچنے کی حاضری میں حاضر ہوں)

اور تم ہر نماز فریضہ اور نماز نافلہ کے بعد یا جب تمہارا وونت تم کو لے کر چلتے گے یا تم کسی بلندی پر چڑھنے لگو یا کسی پست
وادی میں اترنے لگو۔ یا تم کسی سوار سے ملاقات کرو یا تم خواب سے بیدار ہو یا تم اپنی سواری پر سوار ہونے لگو۔ یا تم اپنی
سواری سے اترنے لگو نیز ہر صبح کو یہ (مندرجہ بالا لبیک) کہا کرو۔ لیکن اگر ان موقع میں سے کسی موقع پر یہ تلبیہ کہنا چھوڑ دو
تو کوئی نقصان نہیں مگر ہر موقع پر اس کا کہنا افضل ہے سوائے اس تلبیہ کے جس کا کہنا فرض ہے اس کو ہرگز نہ چھوڑو اور
کثرت سے ذی المعارض کہا کرو۔

اور حب تم حرم تک پہنچو تو چاہ میمون سے یا خ نے غسل کرو۔ اور جہاں تم نے قیام کیا ہے اگر وہاں بھی غسل کرو تو
کوئی حرج نہیں پھر حرم میں داخل ہوتے وقت یہ کہو اللَّهُمَّ إِنِّي قُلْتُ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَ أَدْنَى فِي
النَّاسِ بِالْحَجَّ يَا تُوكَ رِجَالًا وَ عَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَا تِينَ مِنْ كُلِّ فَجْ عَمِيقٍ اللَّهُمَّ وَإِنِّي أُرْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ أَجَابَ
دَعْوَتُكَ، وَ أَنْدَجْتُ مِنْ سَقْفَةٍ بَعِيدَةٍ وَ مِنْ نَعْمَلٍ عَمِيقٍ سَامِعًا لِنِدِّ اِنِّي وَ مُسْتَجِيبًا لَكَ، مُصْلِعًا لِلَّامِرَكَ، وَ كُلُّ ذَلِكَ
بِفَضْلِكَ عَلَى وَ اِحْسَانِكَ اِنِّي فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا وَفَقْتَنِي لَهُ، اِبْتَغَنِ بِذَلِكَ الرُّفْعَةَ عِنْدَكَ، وَ الْفَرِيَةَ إِلَيْكَ،
وَ الْمُنْزَلَةَ لِدِيكَ، وَ الْمُغْفِرَةَ لِذُنُوبِنِ - وَ التَّوْبَةَ عَلَى مِنْهَا بِمِنْكَ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ حَرِمٍ
بَدِينِ عَلَى النَّارِ، وَ آمِنِي مِنْ عَذَابِكَ وَ عِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ اِيَّا رَحْمَمِ الرَّحْمَنِ (اے اللہ تو نے اپنی کتاب منزل میں فرمایا
ہے اور تیرا قول حق ہے کہ "اور (اے ابراہیم) تم لوگوں کو جج کیلئے آواز دو تاکہ وہ لوگ پاپیادہ اور کمزور دبلے اوٹوں پر

سوار ہو کر دور دراز راستوں سے تمہارے پاس جو کیلئے آئیں "اے اللہ مجھے امید ہے کہ میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤں گا جنہوں نے تیری دعوت کو قبول کیا اور جو تیری ندا کو سن کرتی ہے امر کی اطاعت کرنے کیلئے دور دراز سفر طے کر کے تیری بارگاہ میں آئے ہیں اور یہ سب کچھ تیرا فضل و احسان ہے جو بھپر ہے۔ پس تمام حمد تیری لئے ہے اس لئے کہ تو نے مجھے توفیق عطا فرمائی۔ میں تیرا التقرب تیری نزدیکی اور تیرے حضور میں اپنا مرتبہ اور لپنے گناہوں کی مغفرت اور تیرے فضل و احسان سے اپنی توبہ کی قبولیت چاہتا ہوں۔ اے اللہ تو محمد وآل محمد پر اپنی رحمت کاملہ نازل فرمادی اور میرے بدن کو ہمین پر حرام کر دے اور مجھے اپنی رحمت سے لپنے عذاب و عتاب سے مامون اور محفوظ رکھا۔ اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اور جب تمہاری نگاہ مکہ کی آبادی پر پڑے تو تلبیہ منقطع کرو۔ اور اس کی حد عقبہ مدینہ میں یا اس کے بال مقابل ہے اور جو شخص مدینہ کا راستہ اختیار کرے تو وہ اس وقت تلبیہ منقطع کرے جب اسکی نظر عرش مکہ پر پڑے اور وہ عقبہ ذی طوی ہے۔ اور تم پر لازم ہے کہ تکمیر و تہلیل و تحسید و تسبیح اور نبی (محمد) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمۃ آل پر درود پڑھتے رہو۔

دخول مکہ

اور جب تمہارا ارادہ مکہ میں داخل ہونے کا ہو تو کوشش کرو کہ غسل کر کے سکون و وقار کے ساتھ داخل ہو۔

دخول مسجد حرام

اور جب تمہارا ارادہ مسجد حرام میں داخل ہونے کا ہو تو باب نبی شیبہ سے پاپیادہ داخل ہو اپنا دایاں پاؤں باسیں پاؤں سے چھٹے رکھو اور تم پر سکون و وقار لازم ہے اس لئے کہ جو اس میں خضوع و خشوع سے داخل ہو گا اسکی مغفرت کر دی جائے گی۔

اور مسجد حرام کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہو السلام علیک ایحا النبی ورحمة الله وبرکاته بسم الله وبالله وَمِنَ اللهِ وَمَا شاءَ اللهُ، وَالسَّلامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ وَآلِهِ، وَالسَّلامُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِهِ، وَالسَّلامُ عَلَى أَنْبِيَاءَ اللهِ وَرَسُلِهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (آپ پر سلام ہو اے نبی مکرم اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں بھی ہوں۔ رسول اللہ اور ائمۃ آل پر سلام ہو، حضرت ابراہیم اور ائمۃ آل پر سلام ہو، اللہ کے تمام انبیاء اور اسکے رسولوں پر سلام ہو اور محمد اس اللہ کی جو تمام عالیٰ میں کا پروردگار ہے)

خانہ کعبہ پر نظر

اور جب تم مسجد حرام میں داخل ہو کر خانہ کعبہ کو دیکھو تو یہ کہو الحمد لله الذی عظمک و شرفک و کرمک
و جَعَلَكَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنَابَارَكَاهُوَهُدَى لِالْعَالَمِينَ (حمد اس اللہ کی جس نے جھے کو عظمت و شرف و کرامت عطا فرمائی
اور جھے لوگوں کے اکٹھے ہونے کی جگہ اور جائے امن و مبارک اور تمام جہانوں کیلئے ہدایت گاہ قرار دیا)

جراسود پر نظر

پھر جراسود کی طرف دیکھو اس کی طرف اپنارخ کرو اور کہو الحمد لله الذی هَدَانَا لِهُدَىٰ وَمَأْكَلَنَا لِنَحْتَمَىٰ لَوْلَا إِنْ
هَدَانَا اللَّهُ، سَبَحَنَ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ،
سَلَامٌ وَبَرَكَاتٌ، وَبِيَمِيتٍ وَبِيَحِيٍّ وَهُوَ حَنْ لِلْيَمِوتِ، بِيَدِهِ الْخَيْرٌ، وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَافِضٌ مَا صَلَيْتَ وَبَارَكَتَ وَتَرَحَّمَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَسَلَامٌ عَلَىٰ جَمِيعِ النَّبِيِّنَ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ اتِّنِي أَتُوْمَنُ بِوَعْدِكَ، وَأَعْصِدُنِي
رُسُلِكَ، وَاتِّبِعْ كِتَابِكَ [ہر طرح کی حمد اس اللہ کیلئے ہے جس نے اس کیلئے ہماری زبردی فرمائی اور اگر اللہ ہمیں ہدایت کی
تو فیض نہ دیتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے۔ اللہ ہر شخص سے پاک ہے اور حمد اللہ ہی کیلئے سزاوار ہے اور نہیں ہے کوئی اللہ
سوائے اسی اللہ کے اور خدا ہی سب سے بڑا ہے۔ نہیں ہے کوئی اللہ سوائے اس اللہ کے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
اس کے لئے ملک ہے اور اس کے لئے حمد ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے پھر وہی مارے گا اور وہی زندہ کرنے گا۔ اور
وہ خود زندہ رہے گا کبھی نہیں مرے گا۔ وہی ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ اپنی رحمتیں نازل فرماء حمد وآل محمد پر اور
برکتیں نازل فرماء حمد وآل محمد پر اس سے بھی افضل رحمت و برکت جو تو نے ابراہیم وآل ابراہیم پر نازل فرمائی ہے۔ بیشک
تو سزاوار حمد و بزرگی ہے اور تمام انبیاء اور رسولوں پر سلام اور ہر طرح کی حمد اس اللہ کیلئے جو تمام عالمین کا پروردگار ہے
اے اللہ میں تیرے وعدے پر ایمان رکھتا ہوں تیرے رسولوں کی تصدیق کرتا ہوں اور تیری کتاب کا اجتیحاد کرتا ہوں]

جراسود کو پوسہ

پھر (طواف کے اندر) ہر چکر میں جراسود کو ہاتھ سے مس کرو اور اسے بوسے دو اور اگر اس پر قدرت نہ ہو تو ہر چکر
اس سے شروع کرو اور اس پر ختم کرو۔ اور اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو دلہنے ہاتھ سے اسکو مس کرو اور اس کو چوم لو۔ اور
اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو تو پھر لپٹنے ہاتھ سے اشارہ کرو اور ہاتھ کو چوم لو اور یہ کہو آمانتی ادیتھا و میثاقی تعاہد تھا

لَسْبِدَ لِي بِالْمَوَافَةِ، أَمْتَ بِاللَّهِ وَكَفَرْتُ بِالْجَبَتِ وَالْطَّاغُوتِ وَاللَّاتِ وَالْعَرْى وَعِبَادَةِ الشَّيْطَانِ وَعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ
وَعِبَادَةِ كُلِّ نَدِيدٍ عَنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (یہ میری امانت تھی ہے میں نے ادا کیا اور یہ میرا عہد تھا جسے میں نے وفا
کیا تاکہ تو میرے لئے اس عہد کے وفا کرنے کی گواہی دے۔ میں اللہ پر ایمان لایا اور جب و طاعوت ولات و عربی اور شیطان
کی پرستش اور بتوں کی پوجا اور ہر اس مخالف خدا سے انکار کیا جسے خدا کو چھوڑ کر بطور معبد پکارا جائے)۔

نوٹ :- ان دنوں حجر اسود کعبہ کی اصل دیوار میں نہیں بلکہ پرانے حدود سے اندر کر کے بنائی جانے والی دیوار میں نصب
ہے اور کیونکہ طواف کے دوران جسم کا کوئی حصہ کعبہ کے اندر داخل نہیں کیا جاسکتا اس سے طواف باطل ہو جاتا ہے اس
لئے آجھل طواف کے دوران نہ حجر اسود کو چھوٹا ہے نہ چومنا۔

طواف

پھر خانہ کعبہ کا سات چکر طواف کرو اور ہر چکر میں حجر اسود کو یوسہ دو (مندرجہ بالا نوٹ دیکھیں) اور لپٹنے قرم
قریب قرب رکھو اور جب خانہ کعبہ کے دروازے پر پہنچ تو کوہ سائیلک فقیر کے مسکن کے پیارے قتصد علیہ بالجهنَّمِ
اللَّهُمَّ إِنِّي بِرَبِّكَ، وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ، وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ، وَهَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ الْمُسْتَجِرِيَّكَ مِنَ النَّارِ، فَاعْتَقِنِي وَ
وَالِّذِي وَأَهْلِي وَوَلِي وَإِخْوَانِ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ النَّارِ، يَا جَوَادِي يَا كَرِيمِي [اے اللہ تیرے در کا سوالی تیر افقیر تیر احتاج
تیرے دروازے پر آیا ہے اسے بھیک میں جنت دیدے۔ اے اللہ یہ گھر تیرا ہی گھر ہے اور یہ عم تیرا ہی عم ہے اور یہ بندہ
بھی تیرا ہی بندہ ہے اور یہ مقام نار جہنم سے تیری پناہ چاہئے والے کا ہے پس تو مجھے اور میرے والدین کو میرے اہل کو میری
اولاد کو میرے برادران موسمن کو جہنم سے چھٹکارا دیدے اے سمجھی اور اے کریم]

اور جب تم میرا بخانہ کعبہ کے مقابل پہنچ تو یہ کہو۔

اللَّهُمَّ اعْتَقْ رَبَّتِي مِنَ النَّارِ، وَوَسِّعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ، وَادْرَأْعَنِي شَرَفَسَقَةَ الْعَرَبِ وَالْعَجمِ وَشَرَفَسَقَةَ الْجِنِّ
وَالْإِنْسِ [اے اللہ جہنم سے میرا گلا چھڑا دے اور مجھ پر رزقِ حلال کو وسیع کر اور فاسق عرب و جنم کے شر کو اور فاسق جن
وانس کے شر کو مجھ سے دور رکھ]

اور ہر چکر میں گزرتے ہوئے یہ کہو

اللَّهُمَّ انِّي لِيَكَ فَقِيرٌ، وَإِنِّي مُنْكَحٌ فَلَا تُبْدِلْ إِسْمِي، وَلَا تُغْيِرْ جَسْمِي [اے اللہ میں تیرا احتاج ہوں
اور میں تھے سے ڈرتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں پس میرا نام نہ بدنا اور میرے جسم کو متغیر نہ کرنا]

طوف میں دعا

اور حالت طوف میں یہ کہو اللہم انتِ اَسْلَكْ بِاسْمِكَ الْذِي يُمشِلُ بِهِ عَلَى طَلَالِ الْمَاءِ كَمَا يُمْشِلُ بِهِ عَلَى جَهَدِ الْأَرْضِ، وَأَسْلَكْ بِاسْمِكَ الْمَخْرُونُ عِنْدَكَ، وَأَسْلَكْ بِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الْذِي إِذَا دُعِيَتِ بِهِ أَجِبَّ، وَإِذَا سُئِلَتِ بِهِ أَحْلَمِيَّةٍ أَنْ تَصْلِي عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلْ بِنِي، كَذَا وَكَذَا (اے اللہ میں تیرے اس اسم کے واسطے سے سوال کرتا جس سے سطح آب پر بھی اسی طرح چلا جاسکتا ہے جس طرح سطح زمین پر چلا جاتا ہے اور میں تیرے اس نام کے واسطے سے تھے سوال کرتا ہوں جو تیرے پاس تیرے خزانے میں پوشیدہ ہے اور میں جھے سے سوال کرتا ہوں تیرے اس اسم کے واسطے جو اعظم بلکہ اعظم تر بلکہ اعظم ترین ہے اور جھے کو پکارا جائے تو تو جواب دیتا ہے اور جس کے واسطے سے جب جھے سے کچھ مانگا جائے تو تو عطا فرماتا ہے پس تو اپنی رحمتیں نازل فرمائیں اور انکی آل پر اور میرا یہ کام اور یہ کام کر دے) اور جب تم رکن یمانی پر ہنچو تو ہر چکر میں اس سے چسپیدہ ہو جاؤ اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی آل پر درود بھیجو۔

نوٹ :- موجودہ تغیری وجہ سے لپنے جسم کو طوف کے دوران رکن یمانی سے چھونا صحیح نہیں ہے۔

رکن یمانی اور اس رکن کے درمیان کی دعا جس میں مجرما سود ہے

رَبَّنَا آتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَنَّا بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ (اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلانی اور آخرت میں بھلانی عطا فرمادا اپنی مہربانی سے عذاب ہنگم سے بچا لے)

مستجار پر وقوف

اور جب تم ساتویں چکر میں مستجار پر ہنچو خانہ کعبہ کی پشت پر رکن یمانی سے متصل خانہ کعبہ کے دروازے کے بالکل بال مقابل نہ ہے تو وہاں ٹھہر جاؤ اور اپنے دونوں ہاتھ خانہ کعبہ پر پھیلا دو اور اپنا رخسار و شکم خانہ کعبہ سے چسپیدہ کر دو اور یہ کہو۔ اللہمَ الْبَيْتُ يَنْتَكَ، وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ، وَهَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ يَكَّ مِنَ النَّارِ، اللَّهُمَّ إِنِّي حَلَّتُ بِفَنَائِكَ فَا جَعَلْ قَرَائِي مَغْفِرَتَكَ، وَبَلْ لِي مَابَيْنِي وَبَيْنِكَ، وَأَسْتُوْهُبْنِي مِنْ حَلْقِكَ (اے اللہ یہ گھر تیرا اگر ہے اور یہ بندہ بھی تیرا ہی بندہ ہے اور یہ مقام وہ ہے جہاں ایک پناہ چلہتے والا ہنگم سے تیری پناہ چاہے۔ اے اللہ میں تیرے صحن خانہ میں (تیرا مہمان بن کر) آیا ہوں پس اپنی مغفرت سے مجھ کو شکم سیر کر دے اور تیرے درمیان جو کچھ ہے وہ مجھے بخش دے اور میرے اور تیری مخلوق کے درمیان جو کچھ ہے تو اسے بھی معاف کر دے)

پھر جو چاہو دعا مانگو۔ پھر پسند پروردگار کے سامنے اپنی گناہوں کا اقرار کرو پھر اسکے بعد کہو اللہم من قبلاك الرُّوحُ وَالرَّاحَةُ وَالْفُرْجُ وَالْعَافِيَةُ، اللَّهُمَّ إِنَّ عَمَلِي ضَعِيفٌ فَضَاعِفْهُ لِي وَأَغْفِرْ لِي مَا إِصْلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي وَحَفِّي عَلَى خَلْقِكَ، أَسْتَجِيرُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ (اے اللہ تیری ہی طرف سے تمام آسائش و کثادگی اور عافیت ہے اے اللہ بیشک میرا عمل کمزور ہے تو میرے لئے اس میں زیادتی کر دے اور میرے ان گناہوں کی مغفرت فرماجن سے تو مطلع ہے اور جو تیری مخلوق سے پوشیدہ ہیں، میں جہنم سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں)۔

پھر اپنی ذات کیلئے بہت دعا مانگو پھر رکن یہاں کو ہاتھ سے مس کرو اسکے بعد اس رکن کو ہاتھ سے مس کرو جس میں جرس اسود ہے اسکو بوسہ دو اور ہبہ ساتواں چکر ختم کرو اور اگر اسے شچوم سکوت کوئی ضروری نہیں لیکن یہ لازمی ہے کہ طواف کا ہر چکر جرس اسود سے شروع کرو اور جرس اسود پر ختم کرو اور یہ کہو۔ اللَّهُمَّ تَعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي، وَبَلِّكْ لِي فِيمَا أَتَيْتَنِي (اے اللہ تو نے مجھے جو رزق دیا ہے اس پر مجھے قانع بنا اور جو کچھ تو نے مجھے دیا اس میں میرے لئے برکت عطا فرماء) (نوٹ:- مرابع کے فتویٰ کی رو سے طواف مکمل کرنے سے پہلے نہ خاص کعبہ کی طرف سینہ کیا جاسکتا ہے اور نہ اسے چھوا جاسکتا ہے۔ سابقہ نوٹ بھی دیکھیں)

مقام ابراہیم

پھر مقام ابراہیم پر آؤ اسکو لپنے سامنے رکھ کر دہاں دور کھت نماز پڑھو پہلی رکعت میں سورہ الحمد اور سورہ قلن ہو اللہ احاد۔ اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد اور سورہ قلن یا ایحیا الکافرون۔ پھر تشهد اور سلام پڑھو۔ اور اللہ کی حمد و شناجہلا لاؤ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکی آل پر درود بھیجو۔ اور اللہ سے دعا کرو کہ یہ تمہاری طرف سے قبول فرمائے اور یہ تمہاری طرف سے آخری حج کا موقع نہ ہو اور یہ دور کھتین پڑھنا فرانش میں سے ہے لیکن یہ جس وقت چاہو پڑھو اس میں کوئی کراہت نہیں ہے تم اگر چاہو تو طلوع آفتاب سے لیکر غروب آفتاب تک کسی وقت پڑھ سکتے ہو اس کا وقت طواف سے فراغت کے بعد سے شروع ہوتا ہے مگر یہ کہ وہ نماز واجب کا وقت نہ ہو اگر نماز واجب کا وقت ہے تو پہلے نماز واجب پڑھو اسکے بعد نماز طواف پڑھو اور جب تم نماز طواف کی دور کھتوں سے فارغ ہو جاؤ تو یہ کہو۔ اللَّهُمَّ لِلَّهِ بِمَحَمَّدٍ كُلَّهَا عَلَى يَعْمَانِهِ كُلَّهَا حَتَّى يَنْتَهِ الْحَمْدُ إِلَى مَا يُحِبُّ رِبِّنَا وَيُرِضُّنَا، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقْبِلْ مِنِّي، وَصَلِّهِرْ قَلْبِي وَرَكِّعَ عَمَلِي (حمد ہے اللہ کی اس کی تمام دی ہوئی نعمتوں پر اس کی تمام تعریفوں کے ساتھ ہبھاں تک کہ وہ حمد اس مقام تک منتہی ہو جسے میرا ب پسند کرے اور جس سے وہ راضی ہو جائے اے اللہ رحمتیں نازل فرمائیں محمد اور آل محمد پر اور میری طرف سے یہ قبول فرمائیے دل کو پاک کرو اور میرے عمل کو صاف سحرابنادے)۔

پھر دعا کرو اور اس میں پوری کوشش کرو اور یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے اس حج کو قبول کرے اس

کے بعد جر اسود کے پاس آؤ اس کو مس کرو اسے بوسہ دیا پتھے ہاتھ سے مس کر دیا اس کی طرف اشارہ کرو اور وہ ہو جو اس سے پہلے کہہ چکے ہو یہ کہنا ضروری ہے۔

آب زمزم کا پینیا

اور اگر صفا کی طرف جانے سے پہلے آب زمزم پی سکتے ہو تو پی لو اور پستہ وقت یہ کہو اللہم اجعله علماً نافعاً، وَرُزْقًا وَاسِعًا، وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقُمٍ إِنَّكَ قَادِرٌ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ (اے اللہ تو اس کو علم نافع و رزق واسع اور تمام بیماریوں سے شفا فراز دے اس لئے کہ تو صاحب قدرت ہے اے سارے ہمانوں کے پروردگار)۔

صفا کی طرف جاما

پھر کوہ صفا کی طرف جاؤ اور اس پر اس طرح کھڑے ہو کہ خانہ کعبہ پر نظر کر سکو اور اپنا رخ اس رکن کی طرف کرو جس میں جر اسود ہے اور حمد و شنائے الہی بجا لاؤ اور جہاں تک ممکن ہو اس کی دی ہوئی نعمتوں کا ذکر کرو اللہ نے تمہارے اوپر جو احسانات کئے ہیں انہیں یاد کرو پھر تین مرتبہ یہ کہو اللہ اللہ وحده لاشريك له لکه المک و لکه الحمد لیخین وَيَمْسِيْتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (نہیں ہے کوئی اللہ سوائے اس اللہ کے وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہی حیات دیتا ہے وہی موت دیتا ہے وہی ہرشے پر قدرت رکھنے والا ہے) پھر تین مرتبہ یہ کہو اللہم اینِ اسالک العفو والغایۃ و اليقین فی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (اے اللہ میں جنم سے دنیا و آخرت دونوں میں عفو اور عافیت اور یقین کی درخواست کرتا ہوں)

پھر تین مرتبہ یہ کہو اللہم آتِنَا فی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنَاعَدَابَ النَّارِ (اے اللہ مجھے دنیا میں محلائی دے اور جہنم کے عذاب سے بچائے)

پھر سو مرتبہ کہو الحمد لله

اور سو مرتبہ کہو الله اکبر

اور سو مرتبہ کہو سبحان الله

اور سو مرتبہ کہو لَلَّهُمَّ إِلَّا اللَّهُ

اور سو مرتبہ کہو أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ اور سو مرتبہ کہو صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

پھر ہو یا منْ لَا يَحِبُّ سَائِلَةً وَلَا يَنْفِدُ نَائِلَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَعْذِنْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ (اے وہ ذات جو لپٹنے سائل کو کبھی محروم نہیں کرتی اور جس کی عطا کبھی ختم نہیں ہوتی تو اپنی رحمتیں نازل فرمائے محمد وآل محمد پر اور اپنی

رحمت سے مجھے ہم من سے بچا دے)

پھر اس کے بعد اپنے لئے جو چاہو دعا مانگو۔ اور تمہارا وقوف کوہ صفا پر بھلی مرتبہ دوسرے وقوف کے مقابلہ میں زیادہ طویل ہونا چاہیے۔ پھر چوتھے زینہ پر اتر آباکل خادہ کعبہ کے سامنے اور یہ کہ اللہم اینِ اعوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهِ وَغُرْبَتِهِ وَوَحْشَتِهِ وَظُلْمَتِهِ وَضَيْقَهِ وَضَنكَهِ، اللَّهُمَّ اطْلُلْنِي فِي ضَلَّلِ عَرْشِكَ يَوْمَ الْأَطْلَالِ إِلَّا طَلَكَ (اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب اور اسکے فتنہ اور اسکی عربت اور اسکی وحشت اور اسکی تنگی اور گنجائش کی کمی سے اے اللہ جس دن کوئی سایہ سوانی تیرے سایہ کے نہ ہو گا اس دن مجھے اپنے عرش کے زیر سایہ رکھ)۔

پھر زینہ اترو اور اپنی پشت کو کھلا رکھو اور کہو یا رَبِّ الْعَفْوِ، يَامَنْ هُوَ أَوْلَى بِالْعَفْوِ، يَا مَنْ يَسِّبُ عَلَى الْعَفْوِ، الْعَفْوُ الْعَفْوُ الْعَفْوُ، يَا جَوَادُ يَا كَرِيمُ يَا تَرِيبُ يَا بَعِيدُ ارْدَدْ عَلَى بَعْتَكَ، وَاسْتَعْمَلْنِي بِحَلَامِتِكَ وَمَرْضَاتِكَ۔ (اے پروردگار میں مجھ سے عخونچا ہوں اے وہ ذات جس نے لوگوں کو عخون کرنے کا حکم دیا ہے اور وہ ذات جو عخون کرنے کا زیادہ سزاوار ہے اے وہ ذات جو عخون کرنے پر ثواب دیتا ہے تو عخون کر عخون کر عخون کرے سکی اے کرم کرنے والے اے قریب اے بعید تو اپنی نعمت میرے پاس بھیج دے اور مجھے اپنی اطاعت میں اپنی مرضی کے مطابق استعمال فرمा)۔

پھر وہاں سے بہت سکون وقار کے ساتھ چلو اور اس منارہ کے پاس پہنچو جو سعی کی راہ میں ایک طرف ہے وہاں سے اپنے قدم تیر کرو اور کہو بسم اللہ وَالله اکبر، اللہم صل علی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَبَّأْ وَرَعَمَا تَعْلَمْ، إِنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ أَكْرَمُ وَأَهْدَنِي لِتَنِّي هَنَّ أَقْوَمُ، اللَّهُمَّ إِنِّي عَمَلْتُ ضَيْقَفَ نَضَاعِفْهُ لِنِّي، وَتَقَبَّلْ مِنِّي، اللَّهُمَّ لَكَ سَعْيَ وَبِكَ حَوْلَى وَقُوَّتِي، فَتَقَبَّلْ عَمَلِي يَامَنْ يَقْبَلْ عَمَلَ الْمُتَقِّينَ (اللہ کے نام سے اللہ سب سے بڑا ہے اے اللہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے محمد پر۔ اے اللہ مخفرت فرمائیں فرمائے اور جو میری کو تاہیاں تو جانتا ہے انہیں درگور کر۔ بیٹھ کر تو ہی سب سے زیادہ عزت و کرم والا ہے۔ اور میری ہدایت کرائے اللہ میری سعی تیرے ہی لئے ہے۔ میری وقت تیرے ہی دی ہوئی ہے۔ میری طاقت تیری ہی عطا کردہ ہے پس میرے عمل کو قبول فرمائے صاحبانِ تقوی کے عمل کو قبول کرنے والے)۔

اور جب تم عطاوں کے کوچے سے گزر جاؤ تو ہر ول (تیز قدی) ختم کر دو (نوٹ:- موجودہ کم میں عطاوں کا کوچہ اب اس مقام پر نہیں، دو سبزو شنیوں کے درمیان کافاصلہ ہر ول کی نشاندہی کرتا ہے) اور سکون وقار کے ساتھ چلو اور کہو يَا ذَا الْمَنِ وَالصَّلَوَلِ وَالْكَرَمِ وَالنِّعَمَاءِ وَالْجُودِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِنِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبُ بِاللَّائِنَّ يَا كَرِيمُ (اے صاحبِ احسان و بخشش و کرم و نعمت و محاذات اپنی رحمتیں نازل فرمائے محمد پر اور میرے گناہوں کو بخش دے اس لئے کہ اے کریم سوانی تیرے کوئی گناہوں کو نہیں بخشے گا)۔

اوجب تم کوہ مرودہ پر پہنچو تو اپر جا کر کھڑے ہو جاؤ اس طرح کہ خادہ کعبہ تم کو نظر آئے اور وہی دعا پڑھو جو تم نے

کوہ صفا پر پڑھی تھی اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں طلب کردا اور اپنی دعائیں یہ بھی کہو یا مَنْ أَمْرَ بالْعُفْوِ، يَأْمَنْ يَعْزِزُ عَلَى الْعُفْوِ، يَأْمَنْ دَلَّ عَلَى الْعُفْوِ، يَأْمَنْ زَيْنَ الْعُفْوِ، يَأْمَنْ يَسِيبُ عَلَى الْعُفْوِ، يَأْمَنْ يُحِبُّ الْعُفْوِ، يَأْمَنْ يَعْطِلُ عَلَى الْعُفْوِ، يَأْمَنْ يَعْفُو عَلَى الْعُفْوِ يَارِبُّ الْعُفْوِ الْعُفْوُ الْعُفْوُ (۱) اے وہ ذات جس نے لوگوں کو عفو کرنے کا حکم دیا، اے وہ کہ جو عفو کرنے پر جزا دیتا ہے اے وہ کہ جس نے عفو کی طرف رہنمائی کی ہے اے وہ کہ جس نے عفو کو مزین کیا ہے وہ کہ جو عفو کرنے پر ثواب دیتا ہے اے وہ کہ جو عفو کو پسند کرتا ہے اے وہ کہ جو عفو کرنے پر انعام دیتا ہے اے وہ کہ جو عفو کرنے پر عفو کر دیتا ہے اے عفو کے پروردگار عفو کر عفو کر عفو کر)۔

پھر تم اللہ کی بارگاہ میں گزر گزا اور گریہ وزاری کرو۔ اور اگر روناہ آئے تو رونے والے کی صورت بتاؤ۔ اور کوشش کرو کہ تمہاری آنکھوں میں آنسو آجائے خواہ ایک مکھی کے سر کے برابر کیوں نہ ہو اور دعائیں پوری کوشش کرو پھر کوہ مرودہ سے اترو اور کوہ صفا کی طرف چلو اور جب تم عطاووں کے کوچے کے پاس پہنچ تو لپٹنے قدم تیز کر دو (ہرولہ کرو) اس پہلے منارہ تک جو کوہ صفا کے قریب ہے اور اس منارہ تک پہنچ تو ہرولہ ختم کر دو۔ اور میاں رفتار کے ساتھ چلو۔ جہاں تک کہ کوہ صفا تک پہنچ جاؤ اور اس پر جا کر کھڑے ہو جاؤ اور اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کرو اور وہی دعا پڑھو جو تم نے پہلی مرتبہ پڑھی تھی۔ پھر وہاں سے اتر کر کوہ مرودہ کی طرف چلو اور وہی کرو جو پہلے کرچکے ہو اور وہی کہو جو پہلے کہکے ہو۔ جہاں تک کہ کوہ مرودہ تک پہنچ جاؤ اور اس طرح کوہ صفا اور کوہ مرودہ کے درمیان پھیریے کرو اور وہ اس طرح کہ تمہارا وقوف کوہ صفا پر چار مرتبہ اور کوہ مرودہ پر چار مرتبہ ہو اور ان دونوں کے درمیان سی سات مرتبہ ہو اور کوہ صفا سے شروع کرو اور کوہ مرودہ پر ختم کرو۔

اور جو شخص سعی کے اندر ہر دل تک کر دے اس طرح کہ ہر دل کے بغیر کچھ دور نکل جائے تو وہ اپنا چہرہ بغیر پھیریے ہوئے لئے پاؤں واپس ہو کر اس مقام پر پہنچ جہاں سے ہر دل تک کیا ہے اور وہیں سے ہرولہ کرے جہاں سے ہرولہ کرنا چاہیے اور وہیں ختم کرے جہاں ختم کرنا چاہیے۔

تقصیر (بال تراشنا)

اور جب تم سعی سے فارغ ہو جاؤ تو کوہ مرودہ سے نیچے اترو اور لپٹنے سر کے بالوں کے اطراف میں سے اور لپٹنے ابرو میں سے اور اپنی داڑھی میں ذرا ذرا تراش لو اور اپنی موچھوں میں سے بھی اور ناخن بھی ذرا کاثو اور تھوڑا لپٹنے جو کیلئے چھوڑ دو۔ اور جب تم نے یہ سب کچھ کر لیا تو اب الحرام کی حالت میں جو جو چیزیں تم پر حرام تھیں وہ سب حلال ہو گئیں اور تمہارے لئے جائز ہے کہ خانہ کعبہ کا جتنا چاہو۔ مسجیحی طواف کرو اور کوئی حرج نہیں اگر تم طواف مستحب کی دور کعت نماز مسجد الحرام کے اندر جہاں چاہو پڑھو۔ اور طواف واجب کی دور کعت نماز سوائے مقام ابراہیم کے اور کہیں جائز نہیں ہے۔

پھر جب یوم تریہ (ذی الحجہ) آجائے تو غسل کرو اپنا باب ہنگاوڑا پار پار مسجد الحرام میں ہٹ سکون و وقار سے داخل ہو۔ اور خانہ کعبہ کا سات مرتبہ مسحی طواف کرو اور اگر چاہو تو لپٹنے طواف کی دو رکعت نماز مقام ابرہیم یا حجر اسماعیل میں پڑھو۔ اور بیٹھ جاؤ اور جب زوال آفتاب کا وقت ہو جائے تو نماز فریضہ سے چھلے چھر کعت نماز پڑھو اسکے بعد نماز فریضہ ادا کرو اور نماز ظہر کے بعد اور چاہو تو نماز عصر کے بعد حج افراد کی نیت سے احرام باندھو اور یہ کہو:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، وَسَبَّاحُنَّ اللَّهُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّمِينِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّمِينِ
وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ ائِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْلِنِي
مِنْ أَسْطَابِ لَكَ وَآمِنَ بِوَعْدَكَ وَاتْتَّمِكَ وَأَمْرَكَ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَفِي قَبْضِكَ لَا أُوقِنُ إِلَّا مَا وَقَيْتَ، وَلَا
أَخِذُ إِلَّا مَا أَعْطَيْتَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ مَا أَمْرَتْ بِهِ مِنَ الْحِجَّةِ عَلَىٰ كِتَابِكَ وَسُنْنَةِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَقَوْنِي
عَلَىٰ مَا ضَعْفَتُ عَنْهُ وَيُسْرِهِ لِي وَتَقْبِلَهُ مِنِّي وَتَسْلِمَ مِنْ مَنَاسِكِي فِي يُسْرِي وَعَافِيَةٍ وَاجْلِنِي مِنْ وَنْدِكَ
وَحُجَّاجَ يَبْتَكِ الدِّينَ رَضِيَّتَ عَنْهُمْ وَأَرْتَحَسَ وَسَمِيَّتَ وَكَتَبَ، اللَّهُمَّ أَرْزُقْنِي تَضَاءَ مَنَاسِكِي فِي يُسْرِي وَ
وَعَافِيَةٍ وَأَعِنْيَ عَلَيْهِ وَتَقْبِلَهُ مِنِّي، اللَّهُمَّ وَإِنِّي عَرَضْتُ لِي عَارِضٌ يَحِسْنُ فَحَلَّنِي حِثْ حَسْنَتِي لِقَدْرِكَ الَّذِي
قَدْرَتَ عَلَىٰ وَاصْرَفْتَ عَنِّي سُوءَ الْقَضَاءِ وَسُوءَ الْقَدْرِ أَخْرُمُ لَكَ وَحْمِيُّ وَشَرِّي وَبُشْرِي وَلَحْمِي وَدَمِيُّ
وَمَحْنِي وَعِظَامِي وَعَصِيَّ مِنَ النِّسَاءِ وَالْطِّبِيبِ وَالشَّيْبِ أُرِيدُ بِذِلِّكَ وَجْهَكَ الْكَرِيمَ وَالدَّارِ الْأَخِرَةِ (نہیں ہے
کوئی اللہ سوائے اس اللہ کے جو صاحب حلم و صاحب کرم ہے نہیں ہے کوئی اللہ سوائے اس اللہ کے جو بلندی و عظمت والا
ہے۔ پاک ہے وہ اللہ جو سات آسمانوں سات زمینوں اور جو کچھ اندر اور انکے درمیان اور انکے نیچے ہے ان سب کا رب
ہے اور عرش عظیم کا بھی رب ہے۔ حمد اس اللہ کی جو تمام جہانوں کا پروردش کرنے والا ہے۔ اے اللہ میں مجھ سے درخواست
کرتا ہوں کہ تو ہمیں ان لوگوں میں قرار دیدے جہوں نے تیری دعوت کو قبول کیا اور تیرے وعدے پر ایمان لائے تیری
کتاب اور تیرے امر کا اتباع کیا میں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے قبضہ قدرت میں ہوں۔ میں ان ہی چیزوں سے نجات کرتا ہوں
جن سے تو بچائے اور ان ہی چیزوں کو لے سکتا ہوں جو تو عطا فرمادے۔ اے اللہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ تیرے حکم پر تیری
کتاب اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق ج کروں لہذا جن (مناسک کی ادائیگی) میں میرے اندر
کمزوری آئے اس میں تو مجھے قوت عطا فرمادے اور میرے لئے آسان بنادے اور میری طرف سے اسے قبول فرمادے اور میرے مناسک
کو میری طرف سے آسانی اور عافیت کے ساتھ ادا کرو اور مجھے لپٹنے کھر کے جو کرنے والوں کے اس گروہ میں شامل
کر لے جن سے تو راضی اور خوش ہو اور جن کا نام تو نے واقعی حاجی رکھا ہے اور ان کا نام حاجیوں کی فہرست میں لکھ لیا ہے۔
اے اللہ مجھے اپنی طرف سے آسانی اور عافیت دیکر مناسک ج ادا کرنے کی توفیق عطا فرمادا اس میں میری مدد فرمادا اور اس کو
میری طرف سے قبول فرمادا۔ اے اللہ اور اگر اس اشنا میں مجھے کوئی ایسا عارضہ لاحق ہو جائے جو رکاوٹ بن رہا ہو تو جس طرح

تونے مجھے اس عارضہ میں بیٹا کر کے روکا ہے اسی طرح اپنی قدرت سے اس عارضہ سے چھکا رادیدے۔ اور بُری قضا اور بُری قدر کو مجھ سے دور کر دے۔ میں حرام کر رہا ہوں لپٹنے پھرے، لپٹنے بال، اپنی کھال، لپٹنے گوشت، لپٹنے خون لپٹنے مغزا پنی رگوں پر عورتوں کو، خوشبو کو اور لباس کو۔ اور اس سے صرف تیری رفاص مندی و کرم کا اور آغثت کے گھر کا امیدوار ہوں)۔

پھر دل ہی دل میں آہستہ آہستہ چاروں تبلیبات جو فرض ہیں کہ خواہ کھرے ہو کر خواہ بیٹھ کر خواہ مسجد الحرام کے دروازے کے باہر حجر اسود کی طرف رخ کر کے (اور اس تبلیبیہ میں یہ) کہوَلَيْكَ اللَّهُمَّ لَبِيكَ، لَمَسْرِيْكَ لَكَ لَبِيكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَأَشْرِيْكَ لَكَ (میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بیٹھک ہر طرح کی حمد اور ہر طرح کی نعمت تیری ہے اور ملک بھی (تیرا کوئی شریک نہیں)

پھر سکون و وقار کے ساتھ ذکر خدا کرتے ہوئے آگے بڑھو جب مقام رقطام پر ہنچو جو ردم کے آگے ہے جہاں دونوں راستے ملتے ہیں تو تمہیں ایک نظر آئے گا تو وہاں بلند آواز سے تبلیبیہ ہو اور متن میں آجائے۔ اور اسی طرح تبلیبیہ کہتے رہو جیسے عمرہ میں کہا کرتے تھے۔ اور کثرت کے ساتھ ذی المعارض کہو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کثرت سے کہا کرتے تھے پھر تم منیٰ کی طرف جاتے ہوئے یہ کہوَاللَّهُمَّ إِيَّاكَ أَرْجُو، وَإِيَّاكَ أَدْعُو فَبِلِفْلَغْتِي أَمَلَى، وَأَصْلَحْتِي عَمَلِي (اے اللہ میں جھ سے امید رکھتا ہوں، اور جھ ہی کو پکارتا ہوں، مجھے میری مراد تک پہنچا دے اور میرے عمل کی اصلاح فرمادے) اور جب تم منیٰ میں آجائے تو یہ کہوَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْذَلَنِيْهَا صَالِحَانِيْفَيْ وَبَلَغْتِيْ هَذَا الْمَكَانُ، اللَّهُمَّ وَهَذِهِ مِنِّي وَهِيَ مِمَّا مَنَّتَ بِهِ عَلَى أُولَائِنِكَ مِنَ الْمَنَاسِكِ فَأَسَّالُكَ أَنْ تُصْلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُمَنِّ عَلَى نِيَّهَا بِمَا مَنَّتَ عَلَى أُولَائِنِكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُكَ وَفِي قُبْضَتِكَ (حمد اللہ کی جس نے مجھے سہماں بخیر و عافیت پہنچایا۔ اے اللہ ہی منی ہے اور مناسک حج میں سے ایک ہے جہاں بلا کر تو نے لپٹنے اولیاً پر احسان کیا ہے میں جھ سے التجاکرتا ہوں کہ تو محمد و آل محمد پر اپنی رحمتیں نازل فرماؤ رہ احسان جو تو نے لپٹنے اولیاً اور لپٹنے اطاعت کرنے والوں پر کیا ہے وہی احسان مجھ پر بھی فرمائے کہ میں تیرا بیندہ اور تیرے قبضہ قدرت میں ہوں)

پھر مغرب و غشاء، اور صبح کی نماز مسجد خیف میں پڑھو اور نمازیں تمہاری اس منارہ کے پاس ہوئی چاہیں جو وسط مسجد میں ہے اور یمنیارہ کے ہر طرف تیس (۳۰) ہاتھ مسجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور آپ سے پہلے جو انبیاء آئے انہوں نے بھی ان ہی حدود میں نمازیں پڑھیں۔ اور جو تیس ہاتھ سے باہر ہے وہ حدود مسجد میں نہیں ہے۔

عرفات کی طرف روانگی

پھر تم عرفات کی طرف روانہ ہو اور عرفات کی طرف متوجہ ہو کہ کہا اللہمَ إِنَّكَ صَمَدْتَ، وَإِنَّكَ أَعْتَدْتَ، وَ
وَجَّهْتَ أَرْدَتَ، وَقَوْلَكَ صَدَّقْتَ، وَأَمْرَكَ أَبَيْتَ، أَسْتَالَكَ أَتَبَرَّكَ لِيْنِيْ أَجْلِيْ، وَأَنْتَقْصِنِيْ حَاجَتِيْ
وَأَنْ تَجْعَلِنِيْ مِنْ تَبَاعِيْ بِهِ الْيَوْمَ مِنْ هُوَ أَفْضَلَ مِنِيْ (اے اللہ میں نے تیری ہی طرف ارادہ کیا اور جھہ ہی پر اعتماد کیا
اور تیری ہی خوشنوی چاہی، تیرے کلام کوچ جانا اور تیرے ہی حکم کا اتباع کیا میں جھہ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو میری
مدت (حیات) میں برکت دے میری حاجت کو پورا کرو اور مجھے ان لوگوں میں قرار دے جن کے سامنے آج کے دن تو غفران
کرنے ان لوگوں پر جو مجھ سے افضل ہیں)

پھر عرفات کی طرف گزرتے ہوئے تلبیہ کہو اور طلوع آفتاب سے ہٹلے کسی طرح بھی متن سے نہ نکلو اور جب تم
عرفات پہنچو تو نمرہ میں مسجد کے قریب اپنا خیمه نصب کرو اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خیمه اور قبہ میں
نصب کیا تھا اور ظہر و عصر کی دونوں نمازیں ایک اذان اور دو اوقاتوں کے ساتھ پڑھو نماز میں جلدی کرو دوں توں کو ایک ساتھ
جمع کر کے پڑھو تاکہ دعا کیلئے فارغ ہو جاؤ اس لئے کہ یہ دعا اور طلب حاجت کا دن ہے۔ پھر لپٹنے موقف (پڑاؤ) پر سکون و وقار
کے ساتھ آؤ اور دامن کوہ میں سرراہ کھڑے ہو کر دعائے موقف (جو ذیل میں درج ہے) پڑھو اور لپٹنے والدین کیلئے بہت
زیادہ دعا کرو اور انکی مغفرت کی لپٹنے رب سے دعا مانگو اور دعا کیلئے بغیر طہارت اور بغیر غسل ہرگز نہ کھڑے ہو اور غروب
آفتاب تک وہاں سے ہرگز نہ نکلو اس لئے کہ اگر تم عرفات سے قبل غروب آفتاب نکلے تو تم پر ایک بکری ذبح کرنا (کفارہ
میں) لازم ہو گا۔

دعائے موقف

(۳۱۳۲) زرعہ نے ابی بصیر سے روایت کی ہے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے ارشاد فرمایا
کہ جب تم موقف پر آؤ تو خاۓ کعبہ کی طرف رخ کرو اور
سو مرتبہ کہو سُبْطَانَ اللَّهِ
سو مرتبہ کہو اللَّهُ أَكْبَرُ
سو مرتبہ کہو مَا شَاءَ اللَّهُ لِلْقَوْمَ الظَّالِمَةِ
سو مرتبہ کہو أَشْهَدُ أَنَّ لَلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَلَّا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحِبُّ وَيُمِدِّتُ، وَيُمِيتُ
وَيُحْيِي، يَبْدِئُ الْخَيْرَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی اللہ سوائے اس اللہ کے وہ اکیلا
ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے ملک ہے اسی کیلئے حمد ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے مارنے کے بعد زندہ کرتا ہے اسی

کے دست قدرت میں خیر و بھلائی ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے)

پھر سورہ بقرہ کی ابتدائی دس آیتیں پڑھو، پھر سورہ قل، ہو اللہ احمد تین مرتبہ پڑھو، پھر آئیہ الکرسی پڑھ کر فارغ ہو جاؤ اس کے بعد آیہ۔ سخرہ پڑھو جو یہ ہے ان ریکم اللہ الذی خلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِی سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَی عَلَى الْعَرْشِ نَعْنَشِی اللَّيْلَ النَّهَارَ يَصْلَبُهُ حَتَّیْلَهُ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مَسْخَرَاتٍ بِإِمْرِهِ، اللَّهُ أَكْلَمُ وَالْأَمْرُ، تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ - (سورہ اعراف آیت ۵۲) (بیٹھ تھا پر درگار خدا ہی ہے جس نے چھ دنوں میں آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا پھر عرش کے بنانے پر آمادہ ہوا وہی رات کو دن کا بیاس ہوتا ہے تو گویارات دن کو بیچھے بیچھے تیری سے ڈھونڈتی پھرتی ہے اور اسی نے آفتاب و ماہتاب اور ستاروں کو پیدا کیا۔ یہ سب اسی کے حکم کے تابع دار ہیں دیکھو حکومت اور پیدا کرنا بس خاص اسی کے لئے ہے وہ خدا جو سارے جہاں کا پروردگار ہے جو ابرکت والا ہے)۔

پھر قل اعوذ برب الفلق پڑھو، پھر سورہ قل اعوذ برب الناس اور جب ان دنوں سے فارغ ہو جاؤ تو اس کے بعد ہر وہ نعمت جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا کی ہے اس پر اللہ کی حمد کرو اور ایک ایک کر کے ان نعمتوں کا ذکر کرو جہاں تک بھی تم ان کو شمار کر سکو اور جو کچھ بھی اللہ نے تم کو اہل (وعیال) و مال دیا ہے اس پر اللہ کی حمد کرو جن چیزوں سے اللہ نے تم کو آزمایا ہے ان پر اللہ کی حمد کرو۔ اور یہ کوَاللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى نَعْمَانِكَ الَّتِي لَا تَحْصُلُ بِعَدْدٍ وَلَا تُكَافِلُ بِعَمَلٍ (اے اللہ تیری ان عطا کردہ نعمتوں پر تیرا شکر جو لاتعداد ولا تھی ہیں اور کسی عمل سے اسکا بدلہ نہیں اتارا جاسکتا)

پھر قرآن میں جہاں اور جس جس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی حمد کی ہے وہ آمیتیں پڑھ کر اس کی حمد کرو۔ اور قرآن میں جس جس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی تسیع کا ذکر کیا ہے اسے پڑھ کر اسکی تسیع کرو۔ اور قرآن میں جس جس آیت میں اللہ تعالیٰ نے لا الہ الا اللہ کہا تم اسے پڑھ کر اسکی تہلیل کرو پھر محمد و آل محمد پر درود بھیجنو اور کثرت سے اور پوری کوشش سے درود بھیجنو اور قرآن میں جو جو نام اللہ نے لپٹنے لئے رکھے ہیں تم وہ نام لیکر اسکو پکارو جو نام تم کو اللہ کیلئے پسند ہوں اس سے اسکو پکارو۔ اور سورہ حشر میں جو اسماء کے مذکور ہیں اس سے اسکو پکارو اور یہ کوَاسَلَكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنِ بِكُلِّ إِسْمٍ هُوَ لَكَ وَاسْلَكَ بِقُوَّتِكَ وَفَدَرِتِكَ وَعِزْتِكَ، وَبِجَمِيعِ مَا احْاطَ بِهِ عِلْمُكَ، وَبِكُمْعِكَ وَبَارِكَانِكَ كُلَّهَا، وَبِحَقِّ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَبَاسِمِكَ الْأَكْبَرُ اللَّا أَكْبَرُ، وَبِاسِمِكَ الْعَظِيلِمِ الَّذِي مَنْ دَعَاكَ بِهِ كَانَ حَقَّاً عَلَيْكَ أَنْ تُجِيَّهَ وَبِاسِمِكَ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الَّذِي مَنْ دَعَاكَ بِهِ كَانَ حَقَّاً عَلَيْكَ ان لاترده و ان تعطليه ماسال ان تغفرلن جمیع ذنوب فی جمیع علیمک، فی (اے اللہ اے رحمن میں سوال کرتا ہوں تیرے علم کے احاطہ میں ہیں اور سارے ارکان کے واسطے سے اور تیرے رسول اور ان کی آل کے واسطے سے اور تیرے بزرگتر سے بزرگتر ان اس کے واسطے سے تیرے اس عظیم اس کے واسطے سے کہ جو شخص اس اس سے جو کو پکارے تو تجھ پر حق ہوتا

ہے کہ اس کا جواب دے اور عظیم تر بلکہ عظیم ترین اسم کے واسطے سے کہ جو شخص اس اسم کے واسطے سے جھے سے دعا کرے تو جھ پر حق ہے کہ اسکی دعا کو رد کرنے اور جو کچھ مانگتا ہے وہ اسکو عطا کر دے۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ تو میرے ان سارے گناہوں کو بخش دے جو تیرے علم میں ہیں)

پھر تم اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی تمام حاجتیں طلب کرو اور آئندہ سال بلکہ ہر سال ج کی تمنا کا اخہمار کرو اور اللہ سے جنت کی دعا ستر مرتبہ کرو اور ستر مرتبہ توبہ کرو۔ اور اپنی دعائیں یہ کہوا اللہم فکرْتُ مِنَ النَّارِ وَأَوْسَعْ عَلَىٰ مِنْ زِرْقَكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ، وَادْرَأْ عَنِّي شَرْفَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، وَشَرْفَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجمِ (اے اللہ مجھے ہمیں سے چھڑا لے اور میرے حلال و طیب رزق میں وسعت عطا فرماء اور فاسق جنوں اور انسانوں کے شر کو اور فاسق عربوں اور بھیجوں کے شر کو مجھ سے دور رکھ)

اور اگر یہ دعا ختم ہو جائے اور ابھی آفتاب غروب نہ ہوا ہو تو اس دعا کو پھر سے پڑھو اور دعائیں تضرع کرتے کرتے اکٹا ش جاؤ۔

(۳۱۳۵) محاویہ بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی السلام سے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں یوم عرفہ کی دعا شہ بتاؤں اور یہ دعا وہی ہے جو مجھ سے قبل کے انبیاء نے کی تھی؟ حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ارشاد فرمائیں تو آنحضرت نے فرمایا کہ اچھا تو روز عرفہ یہ کہا کرو لاءَ اللَّهِ لَاءَ اللَّهِ وَحْدَهُ لَلشَّرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، بُحْنَ وَبِيمْتُ، وَبِيمْتُ وَبِيْحَنِ، وَهُوَ حَلٌ لِلْيَوْمَتِ بِيَدِهِ الْخَيْرِ، وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ أَكَّ الْحَمْدَ أَنْتَ كَمَا تَقُولُ وَخَيْرٌ مَا يَقُولُ الْقَاتِلُونَ، اللَّهُمَّ أَكَّ صَلَاتِي وَدِينِي وَمُحْيَيِّي وَمَمَاتِي، وَلَكَ تَرَائِي وَبِكَ حَوْلِي وَمِنْكَ قُوَّتِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ وَسُوَاسِ الْصَّدْرِ وَمِنْ سَنَّتِ الْأَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَأْتِيَ بِهِ الرِّبَاحُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سُرْمَاتِيَّتِي بِهِ الرِّبَاحُ وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ الْلَّيلِ وَخَيْرَ النَّهَارِ (اس اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اس کے لئے ہے اور حمد بھی اس کے لئے ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہی مارتا ہے وہ ایسا زندہ کرتا ہے جو کبھی نہیں مرے گا اس کے دست قدرت میں خیر ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اے اللہ تیرے لئے اسی طرح کی حمد ہے جس طرح کی تو اپنی حمد کرتا ہے اور تیرے لئے اس سے بھی بہتر حمد ہے جس طرح کی حمد کرنے والے کرتے ہیں۔ اے اللہ میری نماز اور میرا دین، میری زندگی اور میری موت تیرے ہی لئے ہے۔ اور میری میراث بھی تیرے لئے ہے اور میری طاقت بھی تیری دی ہوئی ہے میری قوت بھی تیری عطا کر دہ ہے۔ اے اللہ میں فقر سے اور دل کے وسوسے اور امور کی پریشانی اور پر اگندگی سے اور ہمیں سے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں جھ سے اس خیر کا طالب ہوں جو ہوائیں لیکر آتی ہیں اور اس شر سے تیری

پناہ چاہتا ہوں جو ہوائیں لپنے ساتھ لاتی ہیں اور جس سے رات اور دن دونوں کی خیر اور بخلانی چاہتا ہوں) -

(۱۳۴) اور عبد اللہ بن سنان کی روایت میں ہے (کہ یہ دعا پڑھے) اللَّهُمَّ اجْعِلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَنِعْمَةً سَمِعِنَ [نُورًا] وَنِعْمَةً بَصَرِي نُورًا وَنِعْمَةً لَحْمِي وَدَمِي وَعِظَالِمِي وَعُرُوقِي وَمَفَاصِلِي وَمَقْعِدِي وَمَقَامِي وَمَدْخَلِي وَمَخْرِجِي نُورًا، وَاعْظَمْ لِي نُورًا يَارَبِّ يَوْمَ الْقَاْكَ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ تَدْبِيرٌ (اے اللہ تو میرے دل میں اور میرے کانوں میں نور اور میری آنکھوں میں نور اور میرے گوشت، میرے خون، میری بڈیوں، میری رگوں، میرے جوڑوں، میری جائے نشت، میری جائے قیام، میرے داخل، ہونے اور میرے خارج ہونے کی جگہ میں نور پیدا کروے اور میرے نور کو اس دن زیادہ کر دے جس دن میں جس سے ملاقات کروں گا بیٹھ ک تو ہر شے پر قادر ہے)

اس کتاب کے مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ دعا عرف کے موقف کے لئے پوری اور کافی ہے اور موقف عرف کے لئے میں نے ایک جامع دعا اپنی کتاب دعا و موقف میں نقل کر دی ہے جو چاہے اس دعا کو پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ -

عرفات سے کوچ

پس جب یوم عرفہ آفتاب غروب ہو جائے تو پورے سکون و وقار کے ساتھ استغفار کرتے ہوئے ہیاں سے روانہ ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تم انسیوں امن حیث افاض الناس واستغفرو اللہ ان اللہ غفور رحیم (سورہ بقرہ ۹۹) اور ہبھاں سے لوگ چلیں وہیں سے تم بھی چلو اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگتے ہوئے بیٹھ ک اللہ بخششے اور رحم کرنے والا ہے (-)

(۱۳۵) زرعہ نے ابو بصیر سے روایت کی ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب یوم عرفہ آفتاب غروب ہو رہا ہو تو کہو اللہم لاتجعله آخر العبد مِنْ بَدَا الْمَوْقِفَ وَأَرْتَبَيْهِ أَبَدًا مَا بَقِيَتِيْ، وَاقْلِبْنِي الْيَوْمَ مُفْلِطًا مُنْجَحًا مُسْتَجَابًا لِي، مَرْحُومًا مَغْفُورًا لِي، بِأَفْضَلِ مَا يَنْقِلِبُ بِهِ الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ وَنِدَكَ وَ حَجَاجَ بَيْتِكَ الْحَرَامَ وَاجْعَلْنِي الْيَوْمَ مِنْ أَكْرَمِ وَنِدَكَ عَلَيْكَ، وَأَعْطِنِي أَفْضَلَ مَا أَعْطَيْتَ أَحَدًا مِنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ (وَالْعَافِيَةِ) وَالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَرْجُهُ لِيَهُ مِنْ أَهْلِ أَوْمَالٍ أَوْ تَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ وَبَارِكْ لَهُمْ فِتَتِ - (اے اللہ اس مقام پر وقوف کرنے کا میرے لئے آخری موقع نہ قرار دینا اور مجھے تا اب داں کا موقع دیتے رہنا جب تک تو مجھے باقی رکھتا ہے اور آخر مجھے ہیاں سے ایسی حاجت میں پلانا کہ میں فلاج یافتہ، نجات حاصل کیا ہو، ہو جاؤں - میری دعائیں مسجاپ ہو جائیں اور میں رحم کیا ہو اور مغفرت کیا ہو اور مغفرت کیا ہو اور آخر کے دن میں اس طرح واپس ہوں کہ تیرے گھر آنے والے حاجیوں سے افضل رہوں، اور آخر تو نے ان میں سے جس کسی کو بھی خیر و برکت و عافیت و راحت و رضوان و مغفرت عطا کی ہے مجھے اس سے بہتر و افضل یہ چیزیں عطا فرم۔ اور جن چیزوں کی طرف میں مراجعت کروں، خواہ وہ اہل و

عیال ہوں خواہ مال و دولت خواہ قلیل ہوں خواہ کثیر مجھے ان کے اندر برکت دے اور ان لوگوں کو میرے اندر برکت عطا فرماء۔

اور جب تم وہاں سے کوچ کرو تو رفتار میں نرمی رکھو آہستہ آہستہ چلو دوڑ بھاگ نہ کرو جیسا کہ عام طور پر لوگ پہاڑوں اور وادیوں میں کرتے ہیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ناقہ کو اتنا روک رہتے تھے کہ ناقہ کا بر آنحضرت کے زانو سے مل جاتا اور آہستہ آہستہ چلنے کا حکم دیتے اور آپ کی سنت ہی وہ سنت ہے جس کی اجتماع کی جاتی ہے اور جب تم سرخ رنگ کے اس ملید کے پاس پہنچو جو راستے کے دائیں جانب ہے تو یہ کہو اللہم ارْحَمْ مُؤْمِنِي، وَبَرْكِنِي فِي عَمَلِي، وَسَلِّمْ لِنِ دِينِي، وَتَقْبِيلْ مَنَاسِكِي، (اے اللہ تو میرے موقف پر رحم فرماء اور میرے عمل میں برکت دے میرے دین کو سلامت رکھ میرے مناسک کو قبول فرماء)۔

اور جب تم مزدلفہ پہنچو جس کا نام جمع بھی ہے تو داہنی جانب بطن وادی میں اترو اور ان حوضوں سے ہرگز آگے نہ بڑھو جو وادی محسر کے پاس ہیں اس لئے کہ دہنی جمع اور منی کے درمیان حد فاصل ہے (موجودہ زمانے میں وہاں دیواروں کے ذریعے حد فاصل قائم کی گئی ہے ناشر) وہاں ایک اذان اور دو اوقاتوں کے ساتھ مغرب و عشاء کی نماز پڑھو نماز عشاء کے بعد نوافل مغرب پڑھو۔ اور مغرب کی نماز قربانی کی شب مزدلفہ کے علاوہ کہیں اور شہ پڑھو اور مزدلفہ ہی میں شب بسر کرو۔ اور وہاں تمہاری دعاؤں میں یہ بھی ہونا چاہیے کہ

اللَّهُمَّ هَذِهِ جَمَّعَنَا جَمِيعَنَا فِي هَذِهِ الْجَمِيعَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، اللَّهُمَّ لَا تُؤْسِنْنَا مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي سَأَلْنَاكَ أَنْ تَجْمِعَنَا فِي قُلُبِنَا وَعَرْفَنَا مَا عَرَفَنَا أَوْ لَيَأْتِيَ كَمْ فِي مَنْزِلِنَا هَذَا وَهَذَا إِلَيْنَا جَوَاهِمُ الْخَيْرِ وَالْيُسْرِ كُلِّهِ (اے اللہ یہ مقام جمع ہے لہذا اس میں میرے اندر تمام جو اسخیر جمع کر دے اے اللہ مجھے مایوس نہ کراس خیر سے جس کی میں نے درخواست کی ہے کہ اسے میرے قلب میں جمع فرمادے اور اس منزل میں مجھے بھی ان چیزوں کی معرفت عطا کر جن کی معرفت تو نے اولیاء کو عطا کی ہے اور مجھے جو اسخیر عطا فرماء اور ہر طرح کی آسانی عطا فرماء)

اور اگر تم یہ کر سکتے ہو کہ اس شب میں شہ سوڈ (بیدار ہو) تو ایسا ہی کرو۔ اس لئے کہ اس شب میں آسمانوں کے دروازے بند نہیں کے جاتے اس میں مومنین کی آوازیں اس طرح مسلسل جاری رہتی ہیں جیسے شہد کی کھیوں کی آوازیں۔ اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں تم لوگوں کا رب ہوں اور تم لوگ میرے بندے ہو۔ اے میرے بندوں تم لوگوں نے میرے حق کو ادا کیا تو پھر مجھ پر لازم ہے کہ میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں۔ پس جو شخص اس شب میں اپنے گناہ جھاڑ دینا چاہے جھاڑ دیئے جاتے ہیں جو شخص اس شب میں اپنے گناہ معاف کرنا چاہے معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

رمی جمرات کے لئے مقام جمع سے سنگریزے لینا

اور رمی جمرات کے لئے مقام جمع سے سنگریزے چنزو اور اگر چاہو تو مٹی میں اپنے راحلمہ ہی سے سنگریزے چنتے جاؤ۔ اور ان سنگریزدؤں کو نہ لو جو رمی جمرات میں استعمال ہو چکے ہیں۔ اور پتھروں کو توڑ کر سنگریزے نہ بناؤ جیسا کہ عوام الناس کرتے ہیں اور رمی جمرات کے لئے تم حدود حرام میں سے جہاں سے چاہو سنگریزے اٹھاؤ کوئی حرچ نہیں ہے سوائے مسجد الحرام اور مسجد خیف کے اور سنگریزدؤں کو ابلىق اور حپی داد، ہونا چاہیئے انگلیوں کی ایک پورے برابریا کوڑیوں کے برابر ہوں اور انہیں دھولو۔ اور یہ عدو میں ستھوں جنہیں تم اپنے بیاس کے ایک گوشے میں باندھ کر محفوظ کرلو۔

مشعر الحرام میں وقوف

اور جب فجر طالع ہو جائے تو صبح کی نماز پڑھو اور دامن کوہ میں وقوف کرو اور وہ (شخص جس نے اس سے پہلے کوئی حج نہیں کیا) جس کا یہ پہلا حج ہے اس کے لئے مستحب ہے کہ مشعر الحرام کو اپنے پاؤں سے روندے یا اگر کسی سواری پر ہے تو اس سے روندے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

فَإِذَا انْضَمْتُمْ مِنْ عِرْفَاتٍ فَادْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَسْعَرِ الْحَرَامِ وَادْكُرُوهُ، كَمَا هَدَّا كُمْ وَانْكِنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ
لِمَنِ الظَّالِمِينَ۔ (سورہ بقرہ ۱۹۸) (جب تم عرفات سے چل کھوئے ہو تو مشعر الحرام کے پاس اشکاذ کر کر اور اس کو اس طرح
یاد بھی کرو جس طرح تمہیں بتایا ہے اگرچہ اس سے پہلے تم گمراہوں میں سے تھے۔)

اور تم پر لازم ہے کہ وہاں غسل کر کے وقوف کرو اور یہ دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ رَبَّ الْمَسْعَرِ الْحَرَامِ، وَرَبَّ الرَّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَرَبَّ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَرَبِّ زَمْرَدٍ، وَرَبَّ الْلَّيَامِ الْمَعْلُومَاتِ
نَكَرَّبْتُنِي مِنَ النَّارِ وَأَوْسَعْتَنِي مِنْ رُزْقِ الْحَلَالِ، وَادْرَأْتَنِي شَرْفَسَقَةَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَشَرْفَسَقَةَ الْعَرَبِ وَالْعَجمِ،
اللَّهُمَّ أَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوبِ إِلَيْهِ وَخَيْرُ مَدْعُوِّ وَخَيْرُ مَسْوُولٍ وَلِكُلِّ وَافِدٍ جَاهِرَةً فَاجْعَلْ جَاهِرَتِي فِي مَوْهِنِي هَذَا أَنِّي
تَقْبِيلِي عَشَرِيْ، وَتَقْبِيلِي مَدْرَرِيْ، وَتَحَاوِرِيْ عَنْ خَطِيئِيْ، وَتَحْصِلُ التَّقْوَى مِنَ الدُّنْيَا رَادِيْ، وَتَقْلِيلِي مُفْلِحِيْ،
مُنْجِحِيْ، مُسْتَجَابَالِيْ بِيَانِحِلِّ مَأْيَاجِهِ أَحَدٌ مِنْ وَنِدِيْكَ وَحَجَاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ۔ (اے اللہ اے مشعر الحرام کے رب
اے رکن و مقام کے رب اے حجر اسود اور زمزم کے رب، اے ایام معلومہ کے رب ہم سے میری گلو خلاصی کر دے اور
اپنا رزق حلال مجھ پر وسیع کر دے اور فاسق جنوں اور انسانوں کے شر کو اور فاسق عربوں اور جگیوں کے شر کو مجھ سے دور رکھ
اے اللہ تو ان سب سے ہتر ہے جن کو تلاش کیا جاتا ہے اور ان سب سے ہتر ہے جن کو پکارا جاتا ہے اور ان سب سے ہتر ہے
جن سے سوال کیا جاتا ہے۔ اور ہر آنے والے کے لئے انعام ہوتا ہے پس تو میرا انعام اس مقام پر یہ قرار دے کہ میرے

گناہوں کو بخش دے، میری محدث قبول فرم اور میری خطاؤں کو درگذر کر۔ اور دنیا سے میرا تو شہر آخرت تقویٰ قرار دے اور مجھے ایسی حالت میں بدل دے کہ میں فلاح یافتہ و نجات یافتہ ہو جاؤں میری دعائیں قبول ہو جائیں اور یہ تبدیلی ایسی ہو کہ تیرے بیت الحرام آکر واپس جانے والے جتنے حاجی ہیں میں ان میں سب سے افضل و بہتر ہوں۔

پھر اپنی ذات کے لئے اپنے والدین کے لئے اپنی اولاد و اہل و عیال کے لئے اپنی مال و دولت کے لئے اور اپنے برادران ایمانی کے لئے اور مومنات کے لئے بہت بہت دعائیں مانگوں اس لئے کہ یہ مقام بہت باشرف اور عظیم ہے اور ہبہاں و قوف کرنا فرض ہے۔ اور جب آفتاب طلوع ہو جائے تو اللہ کی بارگاہ میں لپٹنے گناہوں کا سات مرتبہ اعتراض کرو اور سات مرتبہ توبہ کرو۔ اور جب مقامِ جمع میں لوگوں کی کثرت ہوتی ہے اور جگہ کم پڑتی ہے تو لوگ مازین پر چڑھ جاتے ہیں۔

مشعر الحرام سے روانگی

پھر جب آفتاب جل شیر کے اوپر نکودار ہو جائے اور اونٹوں کے پاؤں کے نشانات نظر آنے لگیں تو مشعر الحرام سے کوچ کرو قبل طلوع آفتاب ہرگز روشن نہ ہو ورنہ ایک بکری کا ذبح کرنا تم پر لازم آئے گا۔ اور لازم ہے کہ اہمیتی سکون و تقار کے ساتھ روانہ ہو اگر تم پاپیادہ چل رہے ہو یا سواری پر ہو تو دونوں صورتوں میں درمیانی چال سے چلو اور تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے طلبِ مغفرت کرتے ہوئے چلوں لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے شم افیضوا من حیث افاض النیاس واستغفرو اللہ ان اللہ غفور رحیم (سورہ بقرہ ۱۹۹) (جہاں سے لوگ چل کھڑے ہوں وہیں سے تم بھی چل کھڑے ہو اور اللہ سے مغفرت کی دعا مانگو بیشک اللہ برا بخششہ والا ہبران ہے)

اور مشعر الحرام سے لوگوں کے کوچ کے بعد ہبہاں قیام کرنا مکروہ ہے۔

اور جب تم وادیِ محترم کی چھپنے جو جمع اور مسی کے درمیان ایک بڑی وادی ہے اور مسی سے زیادہ قریب ہے تو پھر سو قدم کی مقدار میں قدم تیز کرو (دکلی چال سے چلو) اور اگر تم کسی سواری پر ہو تو اپنی سواری کو حرکت دو اور یہ کھو رہتے اغفار وَ أَرْحَمْ وَ تَبَّاعُورْ عَمَّا تَعْلَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ لَا كَرْمٌ (اے پروردگار میری مغفرت کر مجھ پر حم فرم اور میرے ان گناہوں کو درگذر کر جن کا مجھے علم ہے بیشک تو سب سے زیادہ عرفت و کرم والا ہے۔)

جیسا کہ تم نے مک کے اندر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے کہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس موقع پر لپٹنے ناقہ کو حرکت دیتے تھے اور کہتے تھے۔ اللَّهُمَّ سَلِيمٌ عَهْدِيْ وَ أَقْبِلْ تَوْبَتِيْ وَ أَحْبَبْ دَعْوَتِيْ وَ اخْلَفْتِيْ فِيمَنْ تَرَكْتُ بَعْدِيْ (اے اللہ میرے عہد کو تسلیم کر۔ میری توبہ قبول فرم امیری دعا مسجائب کر اور اپنے بعد میں جن لوگوں کو چھوڑوں ان کی دیکھ بھال میں میری اچی نیابت فرم۔)

اور جو شخص وادیِ محترم میں سعی کو ترک کر دے تو اس پر لازم ہے کہ واپس جائے اور اس میں سعی کرے اور اگر کسی کو وادیِ محترم کے حدود محلوم نہ ہوں تو لوگوں سے دریافت کرے۔ اس کے بعد مسی جائے۔

من کی طرف والپی اور رمی جمرات

جب تمہاری سواری من بیچنے تو باطنہارت ہو کر جمرہ عقبہ کا قصد کرو اور وہ بالکل آخری جمرہ ہے اور اب تمہارے پاس جو سنگریزے ہیں ان میں سے سات عدد تکالو اور اس وادی کے وسط میں قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ تمہارے اور جمرہ کے درمیان دس یا پندرہ قدم کا فاصلہ ہو۔ تمہارے باسیں ہاتھ میں سنگریزے ہوں اور قبلہ رو ہو کر یہ کہو اللہم حذہ حصیاتی ناھ صحن لی وارفعهن فی عملتی (اے اللہ یہ میرے سنگریزے ہیں ان کو میرے لئے گن رکھ اور میرے عمل میں ان کو بلند کر)

پھر ان سنگریزوں میں ایک ایک لو اور جمرہ کے سامنے کی طرف سے اس کو مارو اور اپر کی طرف سے نہ مارو اور ہر سنگریزہ مارتے وقت یہ کہو اللہ اکبر، اللہم ادحر عنی الشیطان و جنودہ، اللہم اجعله حجا مبروراً، و عملاً مقبوللاً و سعیاً مسکوراً، و ذبباً مغفوراً، اللہم ایماناً بک و تحدیقاً بكتابک و علی سنت نبیک محمد صل اللہ علیہ وآلہ وسلم (اللہ سب سے بڑا ہے اے اللہ مجھ سے شیطان کو دور رکھ۔ خداوند ایں نے تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے نبی مکرم محمد صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر ہوں، پروردگار میرے لئے رج کو مبرو اور عمل کو مقبول اور سعی کو مشکور اور گناہوں کو مخفور قرار دے۔ اے اللہ تجھ پر ایمان رکھتے ہوئے تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے تیرے نبی محمد صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر قائم رہتے ہوئے میں رمی کر رہا ہوں)۔

اسی طرح تم سات سنگریزے مارو اور یہ بھی جائز ہے ہر سنگریزہ مارتے وقت ایک مرتبہ اللہ اکبر کہو۔ اور اگر تمہارا کوئی سنگریزہ جمرہ کے پاس یاراستہ میں گرجائے تو جہاں گرا ہے دین میں لپٹنے پاؤں کے نیچے سے سنگریزہ اٹھالو اور وہ سنگریزہ نہ اٹھاؤ جس سے جمرہ کو مارا گیا ہو۔

اور جب تم نے جمرہ عقبہ کو سنگریزے مار لئے تو سوائے عورت اور خوشبو کے اور تمام چیزوں تم پر حلال ہو گئیں پھر تم دوسرے دن، تیسرا دن اور چوتھے دن ہر روز اکیس سنگریزے مارو۔ جب تم جمرہ اول کو سات سنگریزے مارو اس کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرو اور جمرہ دوم کو سات سنگریزے مارو تو اس کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرو اور جب جمرہ سوم کو سات سنگریزے مارو تو پھر اس کے پاس نہ کھڑے ہو اور جب تم ان جمروں کو سنگریزے مار کر قربانی کے دن منی میں اپنی منزل پر آؤ تو یہ کہو۔ اللہم بک و ثقت و علیک تَوَكِّلت، فِيْنَمَ الْرَّبُّ أَنْتَ، وَ نَعَمَ الْمُؤْلَى وَ نَعَمَ النَّصِيرُ (اے اللہ میں نے تجھ پر جمرہ سے کیا تجھ ہی پر توکل کیا پس تو ہی ہبھترین پروردگار ہبھترین مولا اور ہبھترین ناصر و مددگار ہے۔)

الذبح

اور قربانی کے لئے جانور خرید و خواہ اونٹ یا بیل ہو یا اگر بکری ہے تو مینڈھا ہو موٹا تازہ اور اور نہ ہو اور اگر وہ نہ مل سکے تو (جھوڑا) دنبے اور بھیڑ کا رخ آختہ اور بدھیا کیا ہو الیسا جاسکتا ہے اور یہ بھی نہ ملے تو جو بھی میر ہو اور شحاتر اللہ کی تعظیم کرو اس لئے کہ یہ دلوں کا تقویٰ ہے اور قصاص کو اس کا چڑا اس کا گلوبند اس کے اوپر کا جھول کچھ نہ دو بلکہ ان سب کو تصدق کر دو اور اس کی کھال اتارنے والے (قصاص) کو اس میں سے کچھ نہ دو اور جب قربانی کا جانور خرید لو تو قبلہ رو ہو کر یا اس کو خر کر دیا ذبح کر دو اور یہ کہو - وَجَبَتْ وَجْهُتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ : إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايِ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَلَّا سِرِيكَ لَهُ وَبِذِلِكَ أُمِرْتُ وَإِنَّا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ إِنِّي
وَلَكَ سِمْمِ اللَّهِ وَاللَّهِ أَكْبَرُ، اللَّهُمَّ تَقْبِلْ مِنِّي {میں نے اپنا رخ کیا اسی ذات کی طرف جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے میں خالص دل سے مسلمان ہوں میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری قربانی میری حیات میری موت اس اللہ کے لئے ہے جو تمام عالمین کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھ کو حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمین میں سے ہوں، اے اللہ یہ تیری طرف سے (عطایا) ہے تیرے لئے ہے۔ اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے اے اللہ تو میری طرف سے قبول فرمائی۔ پھر ذبح کر دو اور جب تک بے جان اور مٹھنڈا ہے ہو جائے چھپی کو حرام مغز بک نہ اتارو اس کے بعد کھاؤ کھلاو تصدق کرو اور جس کو چاہو ہدیہ کرو۔ اس کے بعد پس سر کے بال منڈواو۔

اور قربانی کے جانوروں کے متعلق میں نے اسی کتاب میں گذشتہ صفات کے اندر ذکر کر دیا ہے ہماب دوبارہ اس کا ذکر کر رہا ہوں۔

اور قربانی کے جانور میں سے اونٹ صرف وہ جائز ہے جو شنی ہو اور شنی وہ ہے جو پانچ سال کا پورا ہو کر چھٹے سال میں داخل ہو۔ اور گائے بکرے کا جائز شنی وہ ہے جو ایک سال کا پورا ہو کر دوسرا سال میں داخل ہو گیا ہو۔ اور بھیڑ اور دنبہ ایک سال کا جائز ہے اور گائے عام شہروں میں سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے اور متن میں صرف ایک آدمی کی طرف سے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے اور اگر قربانی کے جانور گرائیں اور کیاں ہوں تو ایک بکری ستر آدمیوں کی طرف سے کافی ہے۔

حلق راس (سر منڈوانا)

جب تمہارا سر منڈوانے کا ارادہ ہو تو قبلہ رو ہو کر پیشانی سے شروع کرو اور کنپی کی جڑوں میں جو دہدیاں ابھری ہوئی ہیں ان سے کان کی جڑوں تک سر کے بال منڈواو اور جب سر کے بال منڈواچکو تو یہ کہو اللَّهُمَّ اعْطِنِي بِكُلِّ شَعْرَةٍ
نُورٌ إِيَّاهُمُ الْقِيَامَةِ (اے اللہ مجھے قیامت کے دن ہر بال کے عوض ایک نور عطا فرما) اور لپٹنے بالوں کو متن میں دفن کرو۔

زیارت خانہ کعبہ

پھر قربانی کے دن (یوم النحر) یا دوسرے دن غسل کر کے خانہ کعبہ کی زیارت کرو اور اس کو یوم النحر یا دوسرے دن سے زیادہ موخر کرو اس لئے کہ تبتغت کرنے والے کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس کو موخر کرے اور حج مفرد کرنے والے کو اجازت ہے کہ وہ اس کو موخر کرے۔ اور جب تم خانہ کعبہ کی زیارت کا رخ کرو تو راستے میں اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کرو اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آں پر درود بھیجو جہاں تک تم سے ممکن ہو اور جب مسجد الحرام کے دروازے پر پہنچو جہاں کھڑے ہو کر کہو۔ اللہمَّ أَعْيُنْ عَلَى مُسْكِنِي وَ سَلَمَةِ لِي وَ سَلَامَتِي مِنْهُ، أَسْأَلُكَ مَسَالَةَ الْعَلِيلِ الْدَلِيلِ الْمُعْتَبِ
يَدْنِيهِ أَنْ تَعْفُرَلِي دُنْوِيْ وَ أَنْ تُرْجِعَنِي بِحَاجَتِي، اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ، وَ الْبَلْدُ بِلَدُكَ، وَ الْبَيْتُ بِيَتُكَ، حَتَّى أَطْلَبَ
رَحْمَتَكَ وَ أَبْتَغِي مَرْضَاتَكَ مُتَبِعًا لِأَمْرِكَ، رَاضِيًّا بِقَدْرِكَ، أَسْأَلُكَ مَسَالَةَ الْمُضْطَرِ إِلَيْكَ الْمُطْعَنِ لِأَمْرِكَ،
الْمُسْفِقَ مِنْ عَذَابِكَ، الْخَائِفَ لِعَقْوَبَتِكَ، أَسْأَلُكَ أَنْ تَقْيِنِي عَفْوَكَ وَ تَجْبِينِي بِرَحْمَتِكَ مِنَ النَّارِ (اے اللہ
مناسک کے بجائے میں میری امانت فرماؤں مجھے اس کے لئے سلامتی دے اور اس کو میرے لئے سلامتی دے۔ بارہ ماں میں
ایک ایسے علیل و ذلیل کی طرح جو پہنچنے والے گناہوں کا مختصر ہے جو سے درخواست کرتا ہوں کہ میرے گناہوں کو بخش دے
اور میری گناہوں کو برلا۔ اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں یہ شہر تیرا شہر ہے یہ گھر تیرا گھر ہے میں یہاں تیری رحمتوں کا طلبگار آیا
ہوں، تیری خوشنودی حاصل کرنے آیا ہوں، میں تیرے حکم کی اطاعت کرنے والا اور تیری قدر پر راضی ہوں۔ میں ایک ایسے
مضططر و پریشان شخص کی طرح جو تیرے امر کا مطیع اور تیرے عذاب سے ڈرنے والا اور تیری سزا سے خاف ہے سوال کرتا
ہوں۔ اور جو سے درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے پہنچنے عفو و کرم تک پہنچادے اور اپنی مہربانی کے ساتھ مجھے ہبہم سے
(بجادے)

جراسود کے پاس آغا

پھر تم جراسود کے پاس آؤ اسے بوس دو اور اگر تمہارے لئے یہ ممکن نہ ہو تو اپنا ہاتھ اس سے مسح کرو اور اپنا ہاتھ چوم لو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اس کی طرف رخ کر کے لپٹنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کرو اور ہاتھ کو چوم لو اور اللہ اکبر کہو اور وہ دعا پڑھو جو تم نے مکہ پہنچنے اور خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کرتے وقت پڑھی تھی اور جس کو میں اس سے پہلے تحریر کر چکا ہوں۔ اس کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دور رکعت نماز پڑھو جس کی پہلی رکعت میں سورہ الحمد اور سورہ قل
حوالہ احمد اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد اور سورہ قل یا اللہ تعالیٰ اکافرون پڑھو پھر جراسود کی طرف واپس آؤ اور ممکن ہو تو اس کو بوس دو وہ اس کو ہاتھ سے مسح کر کے اللہ اکبر کہو۔

کوہ صفا کی طرف روانگی

پھر کوہ صفا کی طرف آؤ وہ عمل کرو جو تم نے مکہ پہنچنے کے دن کیا تھا یعنی ان دونوں (پہاڑیوں) صفا و مردہ کے درمیان سات مرتبہ سعی کی تھی اور یہ سعی صفا سے شروع کردا اور مردہ پر ختم کر جب تم یہ تمام اعمال بجالاچکو گے تو سوائے عورت کے اور تمام چیزیں جو حالت احرام میں تم پر حرام تھیں وہ سب تم پر حلال ہو جائیں گی۔

طواف النساء

پھر تم خانہ کعبہ کی طرف واپس جاؤ اور سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کرو یہ طواف النساء ہے پھر مقام ابراہیم کے پاس دور کھت نماز پڑھو۔ یا مسجد حرام کے اندر جس جگہ چاہو پڑھ لو اب اس کے بعد تم پر عورت بھی حلال ہو جائے گی اور اب تم لپٹے سارے مناسک حج سے فارغ ہو گئے سوائے رمی جمرات کے اور جتنی چیزیں تم پر حرام ہو گئی تھیں وہ سب حلال ہو گئیں۔

منی کی طرف واپسی

ایام تشریق کی شبیں سوائے منی کے اور کہیں بسرہ کرو اگر یہ راتیں منی کے علاوہ کسی اور جگہ بسر کیں تو ہر رات کے لئے تم پر کفارہ میں ایک بکری ذبح کرنا لازم ہو گا۔

اگر تم اول شب میں منی سے نکلے ہو تو نصف شب سے پہلے منی میں واپس آجائے اور شب کا باقی حصہ منی میں بسر کرو یا تم (منی کے لئے) مکہ سے نکل چکے ہو۔ لیکن اگر تم طواف اور سعی میں لئے مشغول رہے کہ مکہ میں صبح ہو گئی تو تم پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر تم نصف شب کے بعد منی سے نکلے تو پھر اگر تم کو منی کے علاوہ کسی اور جگہ صبح ہو جائے تو اس میں کوئی ضرر نہیں ہے۔

رمی جمرات

اور تم جمرات کو ہر روز سنگریزے مارو طوع آفتاب سے لے کر زوال آفتاب تک کے درمیان اور جو وقت زوال آفتاب سے زیادہ قریب ہو گا وہ افضل ہو گا۔

اور اول نہار سے آخر نہار تک کی بھی رخصت کی ہدایت کی گئی ہے۔

اور تم پتھر مارتے وقت وہی کہ جو جمرہ عقبہ کو پتھر مارنے کے دن ہے پکے ہو۔ اور پہلے جمرہ اول سے شروع کرو اس کو سات پتھر اس کے سلسلے کی طرف سے ماروا پر کی طرف سے نہیں پھر لاستے کے باسیں جانب کھڑے ہو کر حمد و شکر نے الہی

بجا لاؤ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ اور ان کی آل پر درود بھیجو پھر تھوڑا سا آگے بڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ وہ تمہارا یہ عمل قبول کرے پھر تھوڑا آگے بڑھو اور دعا مانگو پھر آگے بڑھو اور جمرہ و سطی کے لئے بھی ایسا ہی کرو سات پھر مارو اور وہی کرو جو اول کے لئے کیا تھا اور اس کے پاس تھوڑا بڑھو اور دعا مانگو تسلیم۔ جمرہ کی طرف سکون و وقار کے ساتھ چلو اور اسے بھی سات پھر مارو اور وہاں شہرو۔

ایام تشریق کی تکمیر

عیدِ اضحیٰ میں تکمیر اور قربانی کے اندر نمازِ ظہر سے لے کر چوتھے دن کی نمازِ صبح تک (یعنی ۱۴-۱۲-۱۳) کل پندرہ نمازوں میں ہوگی یہ صرف منیٰ میں ہوگی اور دیگر مقامات پر دس نمازوں میں ہوگی یعنی قربانی کے دن ظہر کی نماز سے لیکر تسلیمے دن (۱۴-۱۲-۱۳) صبح کی نماز تک، اور تم تکمیر میں یہ کہو گے۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، لَلَّهُ أَكْبَرُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ، اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَنَا، وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا رَزَقَنَا مِنْ بِهِمْمَةِ الْأَنْعَامِ۔ (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں ہے کوئی اللہ سوائے اس اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے ہر طرح کی حمد ہے اللہ سب سے بڑا ہے اس بات پر کہ اس نے ہم لوگوں کی ہدایت کی اور اللہ کی حمد اس بات پر کہ اس نے ہم لوگوں کو آزمایا اور اللہ سب سے بڑا ہے اس بات پر کہ اس نے ہم لوگوں کو چوپایوں کے گوشت سے رزق دیا۔)

منیٰ سے واپسی

اور جب قربانی کے دن سے چوتھے دن (۱۳ ذی الحجه کو) منیٰ سے واپسی کا ارادہ کرو تو آفتاب کے طلوع ہونے کے بعد جس وقت چاہو واپس ہو کوئی حرج نہیں رہی قبل زوال کرو یا بعد زوال۔ اور جب تم ہبھلی واپسی (یعنی ۱۳ ذی الحجه کو) (منیٰ سے) واپس ہو تو زوال آفتاب کے بعد واپس ہو۔ زوال آفتاب سے قبل واپس ہونا تمہارے لئے جائز نہیں اور اگر تم منیٰ میں غروب آفتاب تک مقیم رہے تو اب تمہارے لئے منیٰ سے نکلا جائز نہیں اب تمہارے اور پرچوتھے دن تک قیام درست ہے اور یہ آخری کوچ ہے سہیاں سے تہلیل و تجید اور دعائیں کرتے ہوئے مکہ کی جانب چلو اور جب مسجد نبیٰ یعنی مسجد حصیان پہنچو اور اس میں داخل ہو تو پشت کے بل بقدر استراحت لیٹ رہو۔ مگر جو ہبھلے کوچ میں روانہ ہو اس کے لئے وہاں لینا ضروری نہیں ہے۔

دخول مکہ

پھر تم پر لازم ہے کہ اہتمائی سکون اور وقار کے ساتھ مکہ میں داخل ہو تو تم پر حج اور عمرے میں جو کچھ لازم تھا اس سے فراغت پال گئے اب تم ایک در حرم کی بھوریں خرید کر اسے تصدق کر دو تاکہ احرام کی حالت میں جو کوتاہیاں تم سے لاعلی میں سرزد ہوئی ہیں ان کا کفارہ ہو جائے۔

دخول کعبہ

اب اگر تم خانہ کعبہ میں داخل ہو ناچاہتے ہو تو داخل ہو اور نہیں چاہتے تو نہ داخل ہو لیکن اگر تم نے اس سے بھلے کوئی حج نہیں کیا تھا (یہ بھلا حج ہے) تو تمہارے لئے اس میں داخل ہونا لابدی اور ضروری ہے اور داخل ہونے سے بھلے غسل کر دنپر داخل ہوتے وقت یہ کہو۔ اللہمَ إِنِّي قُلْتُ فِي كِتَابِكَ، وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا، فَأَمِنْتُ مِنْ عَذَابَ النَّارِ (اے اللہ تو نے اپنی کتاب میں ارشاد کیا کہ جو اس میں داخل ہوا اس نے امن پایا تو اپنے عذاب یعنی جہنم کے عذاب سے بچھے امن دی دے)

پھر دونوں ستونوں کے درمیان سرخ نائل کے بننے ہوئے فرش پر دور رکعت نماز پڑھو ہبھلی رکعت میں الحمد اور حم سجدہ اور دوسرا رکعت میں سورہ الحمد اور قرآن مجید کی چند آیات۔ اور اس کے ہر گوشے میں نماز پڑھو۔ پھر یہ دعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ مِنْ تَهْبَّتِي وَ تَعْبَّتِي وَ أَعْدَادِي وَ اسْتَعْدَادِي لِوَفَادِي إِلَى مَخْلُوقِ رِحَمَةِ رِبِّي وَ نَوَافِلِهِ وَ جَوَافِرِهِ فَالْيَكِ يَا سَيِّدِي
تَهْبَّتِي وَ تَعْبَّتِي وَ أَعْدَادِي وَ اسْتَعْدَادِي رِحَمَةِ رِبِّي وَ نَوَافِلِهِ وَ جَوَافِرِهِ فَالْيَكِ يَا سَيِّدِي
لَلَّا يَخِيبُ عَلَيْهِ سَائِلٌ، وَ لَا يَنْقُصُهُ نَائِلٌ، وَ لَا يَلْبَسُ مَدْحُودَ حَتَّهُ قَائِلٌ، فَإِنَّ لَمْ تَكُنْ لَّمْ تَكُنْ لَّمْ تَكُنْ لَّمْ تَكُنْ
مَخْلُوقٌ رَجُوْمًا، لَكِنْ أَتَيْتُكَ مُهْرًا بِالظُّلْمِ وَ الْإِسْعَادِ عَلَى نَفْسِي، أَتَيْتُكَ بِالْحَجَّ وَ لَا عَذْرٌ، فَاسْأَلْكَ يَا مَنْ هُوَ
كَذِيلٌ أَنْ تُعْطِينِي مُبْيَّنٍ وَ تَقْلِيْبِي بِرَحْمَتِكَ وَ لَا تَرْدِنِي مَحْرُومًا وَ لَا خَاتِيْبًا يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ
أَرْجُوكَ لِلْعَظِيمِ أَسْأَلُكَ يَا عَظِيمُ أَنْ تَغْفِرِي الذَّنْبَ الْعَظِيمِ، فَإِنَّهُ لَيُغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيمِ اللَّا عَظِيمُ، (اے
اللہ کوئی شخص کسی مخلوق کے پاس اس سے انعام و اکرام وہدیہ و تحفہ کے لئے ہتھیہ کرتا ہے، سامان کرتا ہے، تیاری کرتا ہے یا
مستعد ہوتا ہے (تو وہ ہوا کرے) مگر اے میرے مالک میرا ہتھیہ میرا ارادہ میری تیاری اور میری مستعدی تو اس امید پر ہوئی
ہے کہ میں تیری بارگاہ پر بیٹھ کر انعام و اکرام وہدیہ و جائزہ لوں گا لہذا آج تو میری امیدوں پر پانی نہ پھیر۔ اے وہ ذات جو
کسی سائل کو محروم نہیں کرتا جو اپنے عطیہ و بخشش میں کمی نہیں کرتا۔ اور کوئی تعریف کرنے والا اس کی تعریف کے حق
کو ادا نہیں کر سکتا۔ میں کوئی عمل خیر تیری بارگاہ میں بھلے سے بیچ کر نہیں آیا ہوں اور نہ اس امید پر آیا ہوں کہ کوئی مخلوق

تیری بارگاہ میں میری سفارش کر دیگی۔ بلکہ میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے اور اپنے نفس کو برائجھتے ہوئے حاضر ہوا ہوں اور میں آیا تو ہوں مگر میرے پاس نہ کوئی جلت و دلیل ہے نہ کوئی عذر و مhydrat۔ پس اے وہ ذات جو اس شان کی ہے میں جھ سے ملچھی ہوں کہ تو میری امیدوں کو بولا، اور اپنی ہمہ ریاستی سے میرے حالات کو بدل دے اور مجھے محروم و ناکامیاب واپس نہ کر۔ اے عظیم اے عظیم اے عظیم میں جھ سے عظیم بات کی توقع رکھتا ہوں اے عظیم میں جھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو میرے عظیم گناہوں کو معاف کر دے اس لئے کہ عظیم گناہوں کو صرف عظیم ذات ہی معاف کرتی ہے [۱] اور جوتا اور موزہ ہیں کہ اندر داخل نہ ہو اور شہ اس میں تھوڑا کو اور شہ اس میں اپنی ناک صاف کرو۔

خانہ کعبہ سے وداع و رخصت ہونا

اور جب تم خانہ کعبہ سے رخصت ہونا چاہو تو اس کا سات مرتبہ طواف کرو اور دور کھتہ نماز حرم کے اندر جہاں بھی چاہو پڑھو۔ پھر حطیم کے پاس آؤ اور حطیم خانہ کعبہ کے دروازے اور جگرا سود کے درمیان کا حصہ ہے۔ پھر کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کے پردے کو پکڑو اور حمد و شکر اللہ تعالیٰ بجا لاؤ جی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو پھر کھو۔

اللَّهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ امْتِكَ، حَمَلْتَهُ عَلَى دَوَابِكَ وَ سَيِّدَتَهُ فِي بَلَادِكَ وَ أَقْدَمْتَهُ
الْمُسْجَدَ الْحَرَامَ، اللَّهُمَّ وَ تَدْ كَانَ فِي أَمْلَى وَ رَجَائِيْ أَنْ تَعْفِرْلِيْ فَإِنْ كُنْتَ يَا رَبِّ تَدْ فَعْلَتْ ذَلِكَ فَأَرْدُ دَعْنِيْ رِضاً
وَ قَرِبْنِيْ إِلَيْكَ زَلْفِيْ، وَ إِنْ لَمْ تَكُنْ فَعْلَتْ يَا رَبِّ ذَلِكَ فَمِنَ اللَّانِ فَاغْفِرْلِيْ تَبْلُ أَنْ تَنَاهِيْ دَارِيْ عَنْ بَيْتِكَ غَيْرَ رَاغِبٍ
عَنْهُ وَ لَا مُسْتَدِيلٌ بِهِ، هَذَا أَوْ أَنْ إِنْصَارِيْ إِنْ كُنْتَ قَدْ أَذْتَنِيْ، اللَّهُمَّ فَاحْفَظْلِنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَ مِنْ خَلْفِيْ وَ مِنْ
تَحْتِيْ وَ مِنْ فَوْقِيْ وَ عَنْ يَمِينِيْ وَ عَنْ شَمَائِلِيْ حَتَّى تَقْدَمْنِيْ أَهْلِنِ صَالِحًا، فَإِذَا أَقْدَمْتَنِيْ أَهْلِنِ فَلَا تَتَحَلَّ مِنِيْ
وَ أَكْفِنِيْ مَوْنَةً عَيَالِيْ وَ مَوْنَةً خَلْقِيْ [۱] اے اللہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا فرزند اور تیری کنیز کا فرزند ہوں، تیری (پیدا کی ہوئی) سواری پر سوار ہوا ہوں میں اس کو تیرے مختلف شہروں میں پھر اتا ہوا مسجد حرام میں لایا ہوں اے اللہ اس آرزو اور اس امید میں آیا ہوں کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے گاے پروردگار اگر تو نے ایسا کر دیا ہے تو میری طرف سے اپنی رضا و خوشنودی میں اضافہ فرمائو رجھے اپنا مزید تقرب عطا فرم اور اگر تو نے ایسا نہیں کیا ہے تو اب مجھے بخش دے قبل اس کے کہ میں اپنے گھر کا رخ کروں تیرے گھر سے بغیر منہ موڑے اور رخ بدلتے ہوئے۔ اگر تو نے مجھے واپسی کی اجازت دی دی ہے اب میری واپسی کا وقت ہے اے اللہ! تو میرے سلمتی سے میرے یہی مجھے سے میرے نیچے سے اور میرے اپر سے اور میرے دائیں سے اور میرے بائیں سے میری حفاظت فرماتا کہ میں اپنے اہل و عیال میں بخیر و عافیت پہنچ جاؤں اور تو میرے اہل و عیال کے اغراجات کو پورا کرنا اور ان لوگوں کے اغراجات کو پورا کرنا جو تیری مخلوق ہیں [۱]

اور جب حطا طوں (یہوں فروشوں) کے دروازے پر پہنچو تو اپنارخ قبلہ کی طرف کر کے سر مجده ہو جاؤ اور اللہ سے دعا

مسجد غدير میں نماز

اور جب تم غیر خم کی مسجد تک پہنچ تو اس کے اندر جاؤ اور اس میں جتنی چاہو نماز پڑھو۔

(۳۱۳۲) اس لئے کہ احمد بن محمد بن ابی نصر نے بان سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مسجد غیر میں نماز پڑھنا مستحب ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو اپنا جانشین مقرر فرمایا اور یہ وہ مقام ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے حق کو ظاہر فرمایا۔

(۳۱۳۳) صفوان نے عبد الرحمن بن جحاج سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرجب میں نے حضرت ابو ابراہیم علیہ السلام سے مسجد غیر میں دن کے وقت حالت سفر میں نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں نماز پڑھو اس لئے کہ اس میں نماز پڑھنے کی فضیلت ہے اور میرے پدر بزرگوار اس کا حکم دیا کرتے تھے۔

(۳۱۳۴) حسان جمال سے روایت کی گئی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرجب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو پہنچ کرایے کے اونٹ پر مدینہ سے کہ جانے کے لئے بھایا جب ہم لوگ مسجد غیر پہنچنے تو آپ نے مسجد کے بائیں طرف نظر ڈالی اور فرمایا یہی وہ جگہ ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا تھا من كنت مولاہ فعلى مولاه (کہ میں جس کا مولا ہوں، اس کے علی مولا ہیں) پھر دوسری جانب نظر ڈالی اور فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں منافقین کے خیے اور سالم مولی ابی حذیفہ وابی عبیدہ جراح کے خیے تھے جب ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ حضرت علی علیہ السلام کو لپٹنے والوں پر بلند کئے ہوئے ہیں تو ان میں سے کسی نے ہمازار ان کی آنکھوں کو تو دیکھو اس طرح گردش کر رہی ہیں جیسے کسی مجرموں کی آنکھیں ہوں پس حضرت جبریل یا آیت لیکر نازل ہوئے و ان یکاد الذين كفروا الیز لقونک بابصارهم لما سمعوا الذکر و يقولون انه لمجنون و ما هو الا ذکر للعالمين (سورہ القلم ۵۷-۵۸) (اور یہ جھٹلانے والے جب ذکر کو سنتے ہیں تو تمہیں گھوڑ گھور کر اس طرح دیکھتے ہیں جیسے یہ لوگ اپنی لگبھوں سے تمہیں راہ راست سے ضرور پھسلادیں گے اور کہتے ہیں کہ یہ شخص تو مجرموں و پاگل ہے مگر وہ تو ذکر ہے سارے جہانوں کے لئے)۔

مسجد مدرس النبي میں نزول

(۳۱۳۵) معاویہ بن عمّار سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مکہ سے مدینہ کی طرف واپس ہو رہے ہو اور مدینہ کی طرف واپس میں تم ذی الحلیہ پہنچو تو مسجد مدرس النبي میں آؤ (جو مدینہ سے ایک فرج کے فاصلے پر مسجد شجرہ کے قریب ہے) اگر کسی نماز واجب یا مستحب کا وقت ہے تو اس میں نماز پڑھو اور اگر کسی نماز کا وقت نہیں ہے تو تمہوڑی دیر وہاں شہر و اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں آرام فرمایا کرتے اور نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۳۱۳۶) علی بن مہریار نے روایت کی ہے محمد بن قاسم بن فضیل سے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کیا کہ مولا میں آپ پر قربان جب ہم لوگوں کا اوسمیت والا ہم لوگوں کو لے کر چلتا ہے تو مدرس النبی میں نہیں شہرتا تو آپ نے فرمایا تم لوگوں پر لازم ہے کہ مدرس النبی کی طرف واپس جائ پتا نچہ ہم لوگ اس طرف واپس گئے۔

(۳۱۳۷) اور عصیں بن قاسم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مدرس النبی میں غسل کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہاں تم پر غسل لازم نہیں ہے تعریف (پڑا) کا مطلب یہ ہے کہ تم وہاں نماز پڑھو اور ایک شب یا ایک دن آرام کرو۔

(۳۱۳۸) زرارہ بن اعین نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ سورہ کی دونوں سرحدوں کے درمیان شکار حرام قرار دیا ہے اور اس کے اطراف لمبائی اور چوڑائی میں ایک بردیکی مسافت تک کسی پودے کو اکھیرنے یا کسی درخت کو کاشنے کو حرام کیا ہے سوائے آپ پاشی کے لئے لکڑی کاشنے کے۔

(۳۱۳۹) اور یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ اس کی دونوں سرحدوں سے مراد وہ قطعہ ہے جس کو سیاہ پتوں نے گھریا ہوا ہے۔

(۳۱۵۰) اور ایک دوسری روایت ایک خبر میں ہے کہ اس کی دونوں سرحدیں صورین اور شنیے کے درمیان ہیں اور جس مقام کے درختوں کے کاشنے کو حرام قرار دیا وہ کوہ عائز اور کوہ وغیرہ کے سایوں کے درمیان کا حصہ ہے اور ان ہی درختوں کے کاشنے کو آپ نے عرام قرار دیا ہے اور یہاں کاشکار مکہ کے شکار کے ماتحت نہیں اس لئے کہ مکہ کے شکار کا کھانا بھی عرام ہے اور یہاں کے شکار کا کھانا حرام نہیں ہے۔

(۳۱۵۱) اور ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کے جن حدود کو حرام کیا وہ کوہ رباب سے واقم اور عریش و نقب تک مکہ کی جانب سے ہے۔

(۳۱۵۲) اور عبداللہ بن سنان کی روایت میں ہے جو انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مدینہ کے حدود میں سے وہی شکار حرام ہے جو حرمہ واقم اور حرمہ وبرہ کے درمیان کیا جائے۔

(۳۱۵۳) اور یوسف بن یعقوب نے آنحضرت علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی ہم پر وہ تمام چیزیں حرام ہیں جو چیزیں ہم پر حرم اللہ میں حرام ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔

(۳۱۵۴) ابیان نے ابو العباس یعنی فضل بن عبد الملک سے روایت کی ہے راوی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرم قرار دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں

ایک بردی کی مسافت لمبائی اور چوڑائی کے اندر آپ نے درخت وغیرہ کا کاشتہ حرام قرار دیا ہے میں نے عرض کیا اور اس حد میں شکار آپ نے فرمایا نہیں لوگ غلط کہتے ہیں۔

(۳۵۵) اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مکہ سے ہجرت کر کے) مدینہ میں داخل ہوتے تو دعا کی کہ اے اللہ تو مدینہ کی محبت میرے دل میں دلیے ہی ڈال دے جیسی محبت مکہ کی میرے دل میں ہے یا اس سے بھی زیادہ اور تو ہمہان کے صالح اور مدد (وزن کے دو بیمانے) میں برکت عطا فرماء اور ہمہان سے بیماری اور وبا کو تجھنہ تک باہر نکال دے۔

(۳۵۶) اور روایت کی گئی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک مرتبہ دجال کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ کوئی سرزین ایسی شرپچے گی جس پر وہ قدم نہ رکھے سوائے مکہ اور مدینہ کی سرزین کے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی تمام راہوں طور دروں پر ملک بٹھا دیتے ہیں جو ان دونوں کی طاعون اور دجال سے حفاظت کرتے ہیں اور اللہ توفیق دینے والا ہے۔

جو شخص حج کو جائے اور نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت کو نہ جائے اور جو شخص مکہ یا مدینہ میں مرجائے اس کے لئے حدیث میں کیا آیا ہے۔

(۳۵۷) محمد بن سلیمان دبلی نے ابراہیم بن ابی جرجاسی سے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص حج کے لئے مکہ آئے اور مدینہ میری زیارت کے لئے نہ آئے قیامت کے دن میں اس کے ساتھ بے رخی سے پیش آؤں گا۔ اور جو میری زیارت کو آئے گا اس کی شفاعت بھی پر لازم ہوگی اور جس کی شفاعت بھی پر لازم ہوگی اس کے لئے جنت بھی لازم ہوگی۔

اور جو شخص مکہ و مدینہ ان دونوں حرمتوں میں سے کسی ایک جگہ بھی مرے گا اس کی نہ پیشی ہوگی اور نہ اس کا حساب کتاب ہو گا وہ راست اللہ کی طرف مہاجر بن کر مرے گا اور قیامت کے دن اس کا حشر اصحاب بدر کے ساتھ ہو گا۔

مدینہ میں حاضری

جب تم مدینہ میں داخل ہو تو داخلہ سے چہلے یا داخل ہوتے وقت غسل کرو پھر قبر نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آؤ اور مسجد میں باب جبریل سے داخل ہو اور داخل ہوتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو سلام کرو پھر قبر کے گوشہ میں اور قبر کے سامنے جو ستون ہے وہاں قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو جاؤ اس طرح کہ تمہارا بیان کا ندھار قبر کی طرف اور دایاں کا ندھار منبر سے ملا ہو اہو اس لئے کہ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سراقدس کی جگہ ہے پھر کہو:

أَسْهِدْ أَن لِلَّهِ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهِدْ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ، وَأَشْهِدْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ، وَأَشْهِدْ
 أَنَّكَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَشْهِدْ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَّحْتَ لِإِمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَ
 عَبَدْتَ اللَّهَ مُخْلِصاً حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ، وَدَعَوْتَ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحَكْمَةِ وَالْمُؤْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَآتَيْتَ الَّذِي
 عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ، وَأَنَّكَ قَدْ رَوَفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَغَلَظْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ فِيْلَهُ كَأَسْرَفَ مَحْلَ الْمُكَرَّمِينَ،
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَسْتَقْدَنَا بِكَ مِنَ الشَّرِكِ وَالضَّلَالِ، الَّلَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَواتِكَ وَصَلَواتِ مَلَائِكَتِكَ الْمُهَرَّبِينَ وَ
 عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَأَنْسَابِكَ الْمُرْسَلِينَ وَأَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ يَارَبَ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ
 وَالْآخِرِينَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَسَيِّكَ وَأَمِينِكَ وَتَحِيكَ وَحَبِيبِكَ وَخَاصِّكَ وَ
 صَفَوْتِكَ مِنْ بَرِّيَّكَ وَخَيْرِيَّكَ مِنْ خَلْقِكَ، الَّلَّهُمَّ وَأَعْهَلِ الدَّرْجَةَ وَالْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَعْلَمَ مَقَامَ مَحْمُودَ
 يَعْصِلُهُ بِهِ الْمَأْلُونَ وَالْأَخْرُونَ، الَّلَّهُمَّ انْكَلَّتْ وَمَوْلَكَ الْحَقِّ، وَلَوْلَا هُنَّ أَذْهَلُوا نُفُوسَهُمْ جَاؤُوكَ فَاسْتَغْفِرُوا
 اللَّهَ وَاسْتَغْفِرُ لِهِمُ الرَّسُولُ لَوْجَدُوا اللَّهُ تَوَابًا رَّحِيمًا، وَإِنِّي أَتَيْتُ نِسِيقَ مُسْتَغْفِرًا أَتَيْتُ مِنْ ذُنُوبِيْ، يَارَسُولَ اللَّهِ
 إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اللَّهِ رَبِّيْ وَرَبِّيَّكَ لِيغْفِرُ لِي ذُنُوبِيْ (میں گوہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی اللہ سوائے اسی اللہ کے
 وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گوہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد خاص اور اس کے
 رسول ہیں۔ اور میں گوہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں گوہی دیتا ہوں کہ آپ محمد بن عبد اللہ ہیں
 اور میں گوہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے رب کی رسالتوں کو ہنچایا اور اپنی امت کو نصیحت کی اور راہ خدا میں جہاد فرمایا اور
 آخر وقت تک خلوص کے ساتھ عبادت کی اور دل نشین وعظ و پند کے ساتھ لوگوں کو (دین خدا کی طرف) بلایا
 اور خدا نے برحق کی طرف سے جو آپ پر فرش تھا سے ادا کر دیا اور بیشک آپ نے مومنین پر لطف و مہربانی فرمائی اور کافروں
 پر سختی کی پس خدا نے آپ کو اپنے مکرم بندوں سے بھی افضل و اشرف درجه پر ہنچایا۔ ساری حمد ہے اس اللہ کے لئے جس
 نے ہمیں آپ کے ذریعہ شرک و مگری سے بچایا۔ اے اللہ تو اپنی طرف سے اور اپنے ملائکہ مقربین کی طرف سے اپنے صارع
 بندوں کی طرف سے اپنے انبیاء مسلمین کی طرف سے زمین و آسمان کے رہنے والوں کی طرف سے اولین و آخرین کی طرف
 سے اور اے رب العالمین ان سب کی طرف سے جو تیری تسبیح کرتے ہیں؛ اپنے بندے، اپنے نبی، اپنے امین، اپنے نبی، اپنے
 حبیب، اپنے صفتی، اپنے خاص القاص، تیری مخلوق میں منتخب اور تیرے ہمترن بندے یعنی محمد پر درود بیحث اے اللہ تو ان کو بلند
 درجہ عطا فرمانا اور ان کو ہمارے لئے جنت میں جانے کا وسیلہ قرار دے اور ان کو اس مقام محدود پر مجبوٹ فرمائیں کو دیکھ کر
 اولین و آخرین کے لوگ رشک کریں۔ اے اللہ تو نے کہا ہے اور تیرا قول حق ہے کہ ولو انهم اذْ حَلَمُوا النَّفَسَهُمْ
 جَاؤَكَ فَاسْتَغْفِرُوا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرُ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوْجَدُوا اللَّهُ تَوَابًا رَّحِيمًا (سورہ النساء ۴۲)۔ (یعنی اے رسول جب ان
 لوگوں نے نافرمانی کر کے اپنے نفسوں پر قلم کیا تھا اگر تمہارے پاس طے آتے اور خدا سے محافی مانگتے اور (اے رسول) تم

بھی ان کی مغفرت چاہتے تو بیٹھ کر خدا کو بڑا توبہ قبول کرنے والا ہربان پاتے۔ اور میں تیرے نبی کے پاس لپٹنے گا ہوں کی مغفرت چاہئے اور توبہ کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اے اللہ کے رسول میں آپ کو وسیلہ بنائے کہ اس اللہ کی طرف متوجہ ہوں جو میرا بھی رب ہے اور آپ کا بھی رب ہے تاکہ وہ میرے تمام گناہوں کو بخش دے۔

اور اگر تمہاری کوئی حاجت ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کو لپٹنے کا ندھے کے بیچے رکھ کر قبلہ رو ہو جاؤ لپٹنے دونوں ہاتھ اٹھاؤ اور اپنی حاجت طلب کرو پھر تم زیادہ اس امر کے لائق ہو گے کہ تمہاری دعا قبول کر لی جائے ان شاء اللہ تعالیٰ پھر اس سبز و پتلے اور بھوڑے پتھر سے جو قبر کے پاس ہے لپٹنے پشت سے نیک لگاؤ اور قبلہ رو ہو کر یہ کہو۔

اللَّهُمَّ إِلَيْكَ الْجَاهُ أَمْرِيَ وَ إِلَىٰ تَبْرِيرِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَسْنَدْتُ ظَهِيرَى وَ الْقِبْلَةَ
الَّتِي رَضِيَتْ لِمُحَمَّدٍ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَسْقَبْتَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحَتْ لِأَمْلَكٍ لِنَفْسِي خَيْرًا مَا أَرْجُ لَهُ، وَلَا
أَدْفَعُ عَنْهَا سَرْمًا أَحْدَرَ عَلَيْهَا، وَ أَصْبَحَتْ الْأَمْوَالُ يَدِكَ، فَلَا فَقِيرٌ أَنْقَرْتُنِي إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ، اللَّهُمَّ
أَرْدَدْنِي مِنْكَ بِخَيْرٍ، لَا رَأَدَ لِفَضْلِكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ تَبْدِلَ إِسْمِي، وَ أَنْ تُغَيِّرَ حَسْبِيْ، أَوْ تُرِيلَ نِعْمَتِكَ
عَنِّي، اللَّهُمَّ رَبِّنِي بِالتَّقْوَىٰ، وَ جَمِلِنِي بِالْغَنَمَةِ، وَ اغْمِرْنِي بِالْعَافِيَةِ، وَ ارْفَقْنِي شُكْرَكَ [اے اللہ میں نے اپنا معاملہ
تیرے سامنے پیش کر دیا ہے اور تیرے بندے اور تیرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی تبریز پتھنے پشت کی نیک لگائی ہے
اور اس قبلہ کی طرف رخ کیا ہے جس کو تونے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے لئے قبلہ ہونا پسند فرمایا ہے پروردگار میں اس حال
میں ہوں کہ جو خیر و بہتری میں اپنی ذات کے لئے چاہتا ہوں اس پر مجھے اختیار نہیں اور جو بدی و شر میں اپنی ذات سے دور
کرنا چاہتا ہوں وہ دور نہیں کر سکتا اور سارے امور تیرے دست قدرت میں ہیں اور کوئی بھی فقیر مجھ سے زیادہ فقیر محتاج
نہیں۔ اس لاما نزلت الی من خیر فقیر (سورہ قصص آیت ۲۳) [پروردگار اس وقت جو بھی نعمت تو میرے پاس بھی دے
میں اس کا سخت حاصل ہوں] پروردگار مجھے لپٹنے پاس سے خیر و بھلانی دیکھ داپس کر تیرے فضل و کرم کا کوئی روکنے والا
نہیں۔ پروردگار میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تو میرے نام کو تبدیل کر دے اور جسم کو متغیر کر دے یا وہ
نعمتوں جو تو نے مجھے دی ہیں ان کو زائل کر دے پروردگار تقوی سے مزین و آر استہ کر اور مجھے نعمتوں کا حسن و جمال عطا فرما
اور عافیت میں عنوطہ دیدے اور مجھے شکر کی روزی دے۔]

منبر کے پاس حاضری

پھر منبر کے پاس آؤ اور اس کے دونوں اناروں (الثُّوْنَ) سے لپٹنے پھرے اور دونوں آنکھوں کو مسح کرو اس لئے کہ کہا
جاتا ہے کہ یہ آنکھوں کے لئے شفا ہے اور اس کے پاس کھڑے ہو کر حمد و شکرے الہی۔ بجا لاؤ اور اپنی حاجت طلب کرو۔
(۳۱۵۸) اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے

باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبرِ جنت کی کھڑکیوں میں سے ایک کھڑکی پر ہے اور منبر کے پائے اس پر رکھے ہوئے ہیں پھر مقامِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آؤ اور وہاں جتنی چاہو نمازیں پڑھو اور جب تم مسجد میں داخل ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ پر درود بھجو اور اسی طرح جب وہاں سے نکلو تو درود بھیجو۔ پھر مقامِ جبریل پر آؤ جو میراب کے نیچے ہے اس لئے کہ یہی وہ مقام ہے جہاں سے کھڑے ہو کر وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ سے اذن باریابی چلھتے تھے۔ پھر کہو ای جَوَادُ اَيْ كَرِيمٌ اَيْ قَرِيبٌ اَيْ بَعِيدٌ اَسَالَكَ اَن تَرْدَ عَلَىٰ بَعْتَمِكَ (اے جواد اے کریم اے قریب اے بعدیں جھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو اپنی نعمتیں میری طرف پھیر دے)

اور یہ وہ مقام ہے کہ جہاں کوئی بھی زن حائف قبلہ کی طرف رخ کر کے دعا کرے گی تو اس کا خون رک جائے گا۔

اور خون کے لئے یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَكَ أَوْ تَسْمِيهِ بِهِ لِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ، أَوْ هُوَ مَاثُورٌ فِي عِلْمِ الْقِبْرِ عِنْدَكَ، وَ أَسْأَلُكَ بِإِسْمِكَ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ، وَ بِكُلِّ حَرْفٍ أَنْزَلْتَهُ عَلَىٰ مُوسَىٰ، وَ بِكُلِّ حَرْفٍ أَنْزَلْتَهُ عَلَىٰ عِيسَىٰ، وَ بِكُلِّ حَرْفٍ أَنْزَلْتَهُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَىٰ أَنْبِيَاكَ اللَّهُ أَلَا لَأَغْلِطَ بِيْ كَذَّا وَ كَذَا، (پروردگار میں جھ سے سوال کرتی ہوں ہر اس اس کے واسطے سے جو تیرا ہے یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو وہ نام بتایا ہے یا وہ اسم تیرے علم غیب میں تیرے پاس نشان شدہ ہے اور میں درخواست کرتی ہوں تیرے اسی اس کے واسطے سے جو اعظم ترین ہے اور ہر اس حرف کے واسطے سے جو تو نے حضرت موسیٰ پر نازل فرمایا اور ہر اس عرف کے واسطے سے جو تو نے حضرت عیسیٰ پر نازل فرمایا اور ہر اس حرف کے واسطے سے جو تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انبیاء علیہم السلام پر نازل فرمایا کہ تو میری یہ یہ حاجت روکر دے) اور حائف کہے گی کہ إِلَّا أَذْهَبَتْ عَنِّيْ هَذَا الدَّمُ (مجھ سے اس خون کو دور کر دے)

مدینہ مسروہ میں روزہ اور ستونوں کے پاس اعتکاف

اگر تم کو مدینہ مسروہ میں تین دن قیام کا موقع ملے تو چہار شنبہ کو روزہ رکھو اور چہار شنبہ کی شب ستون توہہ کے پاس نماز پڑھو اور وہ ستونِ الہی لایا ہے جس میں انہوں نے خود کو باندھ لیا تھا اور وہاں وہ چہار شنبہ کے دن بھر بیٹھے رہے پھر تم شبِ پنج شنبہ اس ستون کے پاس آؤ جو اس سے ملا ہوا ہے اور مقامِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے ہوئے ستون کے پاس ہے اور وہاں اس شب اور اس دن پیٹھو اور پنج شنبہ کے دن روزہ رکھو پھر اسی ستون کے پاس آؤ جو مقامِ نبی سے متصل ہے اور شبِ جمعہ نمازوں میں بسر کرو اور جمعہ کے دن نماز پڑھتے ہو اور روزہ رکھو۔ اور اگر تم سے ہو سکے تو ان ایام میں سوائے ناگزیر اور واجب کے کوئی بات نہ کرو اور بغیر کسی ضروری حاجت کے مسجد سے باہر نہ نکل اور دن اور رات سوائے تھوڑی سی نیت کے اور نیت نہ کرو۔ اور جمعہ کے دن حمد و شناۓ الہی بجالا ذنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھجو پھر

الله سے اپنی حاجتیں طلب کرو اور یہ کہو :
 اللَّهُمَّ مَا كَانَتْ لِي إِلَيْكَ مِنْ حَاجَةٍ شَرِعْتُ فِي حَلَّهَا وَأَتَمَسَّهَا أَوْ لَمْ أَشْرِعْ ، سَالَتْكُمْ أَوْ لَمْ أَسْأَلْكُمْ فَإِنِّي أَتُوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَسِيْكَ مُحَمَّدَ نِبِيِّ الرَّحْمَةِ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِ صَغِيرٍ حَاوِيَ كَبِيرٍ هَا (اے اللہ مری جتنی حاجتیں جھے سے ہیں میں نے ان کو مانگنا شروع کیا ہے یا نہیں میں نے ان کے لئے گزارش کی ہے یا نہیں کی ہے میں نے جھے سے ان کا سوال کیا ہے یا نہیں کیا ہے اب میں ان تمام چھوٹی اور بڑی حاجتوں کو پوری کرانے کے لئے تیرے نبی رحمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ بنائکر تیری بارگاہ میں آیا ہوں۔)

زیارت فاطمہ بنت نبی ، اللہ کی رحمتیں نازل ہوں ان پر انکے پدر بزرگوار انکے شوہر نامدار اور
انکے فرزندوں پر

اس کتاب کے مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدہ النساء العالمین فاطمہ زہرا صلوuat اللہ وسلامہ علیہما کی قبر کی جگہ کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ کچھ لوگ روایت کرتے ہیں کہ آپ بقیع میں دفن ہوئیں کچھ لوگ روایت کرتے ہیں کہ آپ قبر نبی اور منبر نبی کے درمیان دفن ہوئیں پھر انچ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ کا بھی ارشاد ہے کہ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باعنوں میں سے ایک باغ ہے، اس لئے کہ ان محظہ کی قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اور منبر کے درمیان ہے اور کچھ لوگوں کی روایت ہے کہ وہ محظہ لپنے بیت (اگر) میں دفن ہوئیں۔ مگر جب بنی امیہ نے مسجد میں تو سیع کی تو اس بیت کو بھی مسجد میں شامل کر لیا۔ اور یہی وہ روایت ہے جو میرے نزدیک صحیح ہے پھر انچ جب اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل ہوئی اور میں نے بیت اللہ الہرام کا حکیم شفیع مسوروہ واپس آیا اور جب زیارت قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے فارغ ہوا تو بیت فاطمہ پر حاضری کا تصدیک کیا اور وہ اس ستون کے پاس ہے کہ جب باب جبریل سے داخل ہوتے ہیں تو ملتا ہے اور وہ قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احاطہ کے آخر میں ہے۔ پھر انچ میں اسی احاطہ کے پاس کھدا ہو گیا اس کو لپنے بائیں جانب رکھا اور پشت قبده کی طرف اور اپنارخ اس کی طرف کیا اس وقت میں غسل کئے ہوئے تھا اور یہ کہا :

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنْتَ بَنِيِّ اللَّهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنْتَ حَبِيبِ اللَّهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنْتَ خَلِيلِ اللَّهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنْتَ صَفِيِّ اللَّهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنْتَ أَمِينِ اللَّهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللَّهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنْتَ أَنْصَلِ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَمَلَائِكَتِهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنْتَ خَيْرِ الْبَرِّيَّةِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِيَّنَ وَالآخِرِيَّنَ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَوْجَةَ وَلِيِّ اللَّهِ وَخَيْرِ الظَّاقِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِّ الْمُحَسِّنِ وَالْمُحسِّنِ سَيِّدَى شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتَهَا الْحِدْيَةُ الشَّهِيدَةُ ، السَّلَامُ

عَلَيْكِ ایتھا الرَّضیَةُ الْمَرْضیَةُ، السَّلَامُ عَلَيْکِ ایتھا الفاضلۃُ الرَّکیۃُ، السَّلَامُ عَلَیکِ ایتھا التَّقیَۃُ النَّفیۃُ، السَّلَامُ عَلَیکِ ایتھا الْمُحَدَّثَۃُ الْعَلِیَۃُ، السَّلَامُ عَلَیکِ ایتھا الْمَظْلُومَۃُ الْمَغْصُوبَۃُ، السَّلَامُ عَلَیکِ ایتھا الْمَضْطَلَدَۃُ الْمَقْبُورَۃُ، السَّلَامُ عَلَیکِ یَا فَاطِمَۃُ نَبِیِّ رَسُولِ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُهُ، حَلَّ اللَّهُ عَلَیکِ وَعَلَی رُوحِکِ وَبَدْنِکِ، اشْهِدْ انَّکَ مَضَیَّتٌ عَلَی بَیْنَةٍ مِنْ رَبِّکِ وَأَنَّ مِنْ سَرَکِ نَقْدَ سَرِسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ جَفَّا کَنْ قَدْ جَفَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ وَصَلَّکَ قَدْ وَصَلَّی رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ تَطَعُّکَ قَدْ تَطَعَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، لِانَّکَ بَصَعَدَهِ وَرَوَحَهُ الَّتِی بَینَ جَنْبَیْهِ كَمَا قَالَ عَلَیْهِ أَفْضَلُ سَلَامُ اللَّهِ وَصَلَوَاتُهُ اشْهِدْ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَمَلَائِکَتَهُ إِنَّ رَاضِ عَمَّنْ رَضِيَّتْ عَنْهُ، سَاخِطٌ عَلَی مَنْ سَخَطَتْ عَلَیْهِ، مُتَبَرِّئٌ مِنْ تَبَرَّاتِ مِنْهُ، مَوَالِیْ لِمَنْ وَالَّیْتُ، مَعَادٌ لِمَنْ عَادَیْتُ، مُبِعْضٌ لِمَنْ أَبْعَضَتِ، مُحِبٌّ لِمَنْ أَحَبَّتِ، وَ كَفُیْ بِاللَّهِ شَهِیدًا وَ حَسِيبًا وَ حَازِيًّا وَ مُثِيًّا۔

{اے رسول اللہ کی دختر آپ پر سلام ہوا۔ے نبی خدا کی تخت جگر آپ پر سلام ہو، اے جبیب خدا کی نور نظر آپ پر سلام ہوا۔ے خلیل خدا کی بیٹی آپ پر سلام ہو۔ے برگزیدہ خدا کی دلبند آپ پر سلام ہو۔ے امین خدا کی پارہ دل آپ پر سلام ہوا۔ے بہترین خلق خدا کی قرۃ العین آپ پر سلام ہو۔ے اللہ کے تمام نبیوں رسولوں اور ملائکہ سے افضل کی دختر آپ پر سلام ہوا۔ے بہترین مخلوق کی دختر آپ پر سلام ہوا۔ے اولین و آخرین میں سے تمام عالیین کی عورتوں کی سردار آپ پر سلام ہوا۔ے اللہ کے ولی اور بعد رسول مخلوق میں سب سے بہتر کی زوجہ آپ پر سلام ہوا۔ے سردار ان جوانان اہل بہت حسن و حسین کی مادر گرامی آپ پر سلام ہو۔

آپ پر میرا سلام ہوا۔ے صدیقہ شہیدہ۔آپ پر میرا سلام ہوا۔ے راضیہ مرضیہ، آپ پر میرا سلام ہوا۔ے فاضلہ زکیہ، آپ پر میرا سلام ہوا۔ے حوریہ انسیہ، آپ پر میرا سلام ہوا۔ے تقیہ نقیہ، آپ پر میرا سلام ہوا۔ے محدث علیہ، آپ پر میرا سلام ہوا۔ے مظلومہ و مخصوصہ (کہ آپ پر قلم کیا گیا اور آپ کا حق غصب کیا گیا) آپ پر میرا سلام ہوا۔ے وہ محظہ جن پر قلم و جور اور قہر کیا گیا۔آپ پر میرا سلام ہوا۔ے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔۔۔ اللہ تعالیٰ آپ پر، آپ کی روح پر اور آپ کے بدن پر حمتیں نازل فرمائے۔۔۔ میں گوہی دیتا ہوں آپ لپٹنے رب کے احکامات پر عامل رہتے ہوئے دنیا سے گذر گئیں اور یہ کہ جس نے آپ کو خوش کیا اس نے رسول اللہ کو خوش کیا اور جس نے آپ پر جور و جفا کیا اس نے رسول اللہ پر جور و جفا کیا جس نے آپ کو اونیت دی اس نے بلاشبک رسول اللہ کو اونیت دی جس نے آپ سے میل ملاپ رکھا اس نے رسول اللہ سے میل ملاپ رکھا اور جو آپ سے لاتعلق ہوا وہ اللہ کے رسول سے لاتعلق ہوا کیونکہ آپ رسول اللہ کے اس دل کا نکڑا ہیں جو ان کے دونوں ہملوؤں کے درمیان ہے اور آپ ان کی جان ہیں۔

جیسا کہ آنحضرت نے جن پر اللہ کا بہترین درود و سلام ہو فرمایا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کو اس کے رسولوں کو اور اس کے ملائکہ کو گواہ بنانے کا کہتا ہوں کہ میں بھی اسی سے خوش ہوں جس سے آپ خوش ہیں اور اس سے ناراض ہیں اس سے اظہار برامت کرتا ہوں جس سے آپ اظہار برامت کرتی ہیں میں اس کا دوست ہوں جو آپ کو دوست رکھتا ہے میں اس کا دشمن ہوں جو آپ کا دشمن ہے میں اس سے بغض رکھتا ہوں جو آپ سے بغض رکھتا ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں جو آپ سے محبت کرتا ہے اور گوہی کے لئے اور حساب و کتاب و جزا ثواب کے لئے اللہ تعالیٰ بہت کافی ہے۔

اس کے بعد میں نے کہا اللہم صل و سل علی عبدک و رسولک محمد بن عبد الله خاتم النبیین و خیر الخلق اجمیعین، و صل علی وصیہ علی بن ابی طالب امیر المؤمنین و امام المسلمين و خیر الوضئین، و صل علی فاطمة بنت محمد سيدة نساء العالمين، و صل علی سیدی شباب اهل الجنة الحسن و الحسین، و صل علی زین العابدین علی بن الحسین، و صل علی محمد بن علی باقر علم النبیین، و صل علی الصادق عن اللہ جعفر ابن محمد، و صل علی کاظم الغیظاء اللہ موسی بن جعفر، و صل علی الرضا اعلیٰ بن موسی، و صل علی التقی محمد بن علی، و صل علی النقی علی بن محمد، و صل علی الرزکی الحسن بن علی، و صل علی الحجۃ القائم ابن الحسن بن علی، اللہم احی بھی العدل، و امت بھی الجور، و زین بھلوں بقایہ الارض، و اظہر بھی دینک و مسنه نیک حتی لا یاستخفی پسی من الحق مخانہ احمد من الخلق واجعلنا من اعوانہ و اسیاعہ و المقبولین فی زمرة اولیائہ یا رب العالمین، اللہم صل علی محمد و اہل بیتہ الذین اذ ہبہ علیہم الریس و طیہہم تطہیرا۔

(اے اللہ درود و سلام بھیج لپتے بندے اور لپتے رسول محمد بن عبد اللہ پر جو خاتم النبیین اور تمام خلق اُن میں سب سے بہتر ہیں اور درود بھیج ان کے وصی علی ابی طالب امیر المؤمنین و امام المسلمين اور تمام اوصیا میں سب سے بہتر ہے۔ اور درود بھیج فاطمہ بنت محمد سیدہ نساء العالمین پر اور درود بھیج سردار جوانان اہل بہت حسن و حسین پر اور درود بھیج زین العابدین علی ابین الحسین پر اور درود بھیج محمد بن علی باقر علم النبیین پر اور درود بھیج اللہ کی طرف سے بھیج بولنے والے جعفر ابن محمد پر اور درود بھیج اللہ کے معاملہ میں غصہ کو پی جانے والے موسی بن جعفر پر اور درود بھیج علی ابین موسی الرضا پر اور درود بھیج نقی محمد بن علی پر اور درود بھیج علی النقی بن محمد پر اور درود بھیج حسن زکی بن علی پر اور درود بھیج جنت قائم ابین الحسن بن علی پر۔

اے اللہ تو ان کے ذریعہ عدل کو زندہ کر اور قلم و جور کو مٹا دے ان کے طول بقا سے زمین کو مزین رکھ اور ان کے ذریعہ لپتے دین کو اور لپتے نبی کی سنت کو غالب کرہاں تک کہ مخلوق میں سے کسی شخص کے خوف سے حق کی کوئی بات مخفی نہ رہ جائے۔ اور ہم لوگوں کو ان کے مددگاروں میں، ان کے تبعین میں، انکے مقبولین اور ان کے دوستوں کے زمرہ

میں شامل فرمائے رب العالمین۔ اے اللہ تو اپنی رحمتیں نازل فرماء محمد اور ان کے ان اہلیت پر جن کو تو نے تمام برائیوں سے پاک رکھا ہے اور اس طرح پاک رکھا ہے جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے۔)

اس کتاب کے مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہما کی زیارت کے لئے مقرہ و معینہ کوئی چیز نہیں پائی۔ لہذا جو شخص میری اس کتاب سے آپ کی یہ زیارت پڑھے گا میں اس سے اسی طرح راضی، خوش ہوں جس طرح میں اس زیارت سے اپنی ذات کے لئے خوش و راضی ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ راہ راست کی توفیق دینے والا ہے۔ وہی ہم لوگوں کے لئے کافی ہے اور وہی بہترین سرورست ہے۔

ویگر مشاہد مقدسہ اور قبور شہداء پر حاضری

اور تم وہاں کے مشاہد مقدسہ میں سے کسی پر حاضری ترک نہ کرو مسجد قباء و مشریعہ ام ابراہیم و مسجد فضیح و قبور شہداء و مسجد احراب کہ جس کا دوسرا نام مسجد فتح ہے اور جتنی چاہو اس میں مسجد بنازیں پڑھو۔ اور جب تم قبور شہداء کے پاس آؤ تو یہ کہو **السلام علیکم بِمَا حَسِّرْتُمْ فِيْكُمْ عَقِبَ الدَّارِ** آپ لوگوں پر میرا سلام آپ نے بڑے صبر سے کام لیا (آپ لوگوں کے لئے) آغرت کا گھر بہترین ہے اور جب مسجد فتح آؤ تو یہ کہو:

يَا صَرِيْخَ الْمُكْرُوْبِينَ وَيَا مَجِيْبَ (دَعْوَةِ) الْمُضْطَرِّبِينَ اكْشِفْ عَنِّيْ غَمَّ وَبَهْمَ وَكُرْبَ كَمَا كَشَفْتَ عَنِّيْكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ هَمَّهُ وَغَمَّهُ وَكَرْبَهُ وَكَفِيْتَهُ هَوْلَ دُعَوَهُ فِيْ بَذَا الْمَكَانِ (اے کرب و مصیبت میں بستالا لوگوں کی فریاد کو پہنچنے والے اے مغضون اور بے قراروں کی دعاویں کو قبول کرنے والے مجھ سے میرے کرب و تکلیف و غم وہم کو اسی طرح دور کر جس طرح تو نے اس مقام پر لپٹنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم و غم و کرب و تکلیف کو دور کیا تھا اور انہیں دشمن کے خوف سے اس مقام پر بچایا) -

قبرنی اور منبرنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت ہونا

اور جب تمہارا ارادہ مدینے سے نکلنے کا ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر بالین قبر آور آپ کو سلام کرو پھر منبر کے پاس آؤ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو جس قدر بھی تم سے ممکن ہو اور لپٹنے دین و دنیا کے لئے جو چاہو دعا مانگو پھر قبرنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آؤ اور لپٹنے باکیں کاندھے کو قبر سے چھپیدہ کر دو اس ستون کے قریب جو اس ستون سے ہٹ کر ہے جو سر بالین قبرنی ہے پھر چھر رکعت نماز پڑھو یا آٹھ رکعت اور ہر رکعت میں سورہ حمد اور کوئی دوسری سورہ اور ہر دوسری رکعت میں قنوت، پھر جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جاؤ اور آن جناب کو وداع کرتے ہوئے یہ کہو۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ لَا جَلَّ اللَّهُ أَخْرَسَ سَلِيمًا عَلَيْكَ، اللَّهُمَّ لَا تَجْحَلْهُ أَخْرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ قَبْرِ
نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاللَّهِ وَإِنْ تَوَفَّيْتَنِي قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنِّي أَشْهُدُ فِي مَمَاتِي عَلَى مَا أَشْهُدُ فِي حَيَاةِي أَنَّ لِلَّهِ الْأَكْبَرَ
أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا أَعْبُدُكَ وَرَسُولُكَ (آپ پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمتی نازل فرمائے سلام ہو آپ پر ادا آپ پر میرا یہ سلام
آخری سلام نہ قرار دیدے۔ اے اللہ اپنی نبی کی قبر کی اس زیارت کو میرے لئے آخری زیارت نہ قرار دینا۔ اور اگر اس سے
بھلے تو مجھے موت دیدے تو اپنی موت کے بعد بھی میں وہی گواہی دوں گا جس کی گواہی میں اپنی زندگی میں دستا ہوں کہ نہیں
ہے کوئی اللہ سوانی تیرے اور یہ کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔)

بیچع میں زیارت قبور ائمہ علیہم السلام

یعنی امام حسن بن علی بن ابی طالب و امام علی بن الحسین و امام محمد بن علی باقر و امام جعفر بن محمد صادق علیہم
السلام اور جب تم بیچع میں آئے کی قبروں کے پاس ہوئے تو ان قبروں کو اپنے سامنے رکھو پھر یہ کہو۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَئِمَّةَ الْبَدْلِيِّ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ التَّقْوَىِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا حَجَجَ اللَّهِ عَلَى أَهْلِ
الدُّنْيَا، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَأْمَنُهَا الْقَوْمُونَ فِي الْبُرْيَةِ بِالْقُسْطِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الصَّفْوَةِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ
النَّجْوَىِ، أَشْهُدُ أَنْكُمْ تَدْبِغُونَ وَتَصْحَّمُونَ وَصَرِبْرِمُونَ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّوَ جَلَّ وَكَدِبْرِمُونَ، وَأُسِّيَّ إِلَيْكُمْ فَغَرِبِرِمُونَ،
وَأَشْهُدُ أَنْكُمُ الْأَئِمَّةُ الرَّاشِدُونَ وَأَنَّ طَاعَتُكُمْ مَفْرُوضَةٌ وَأَنْ قَوْلُكُمُ الصِّدْقُ، وَأَنْكُمْ دَعَوْتُمْ نَلَمْ تَجَابُوا، وَ
أَمْرِيَمْ فَلَمْ تَطَاعُوا، وَأَنْكُمْ دَعَائِمُ الدِّينِ، وَأَرْكَانُ الْأَرْضِ، لَمْ تَرُلُوا بَعْنَانَ اللَّهِ، يَنْسَخُكُمْ فِي أَصْلَابِ
الْمُطَهِّرِيَّنَ وَيَنْقَلُكُمْ فِي أَرْحَامِ الْمُطَهِّرَاتِ، لَمْ تَدْسِكُمُ الْجَاهِلِيَّةُ الْجَهَلَاءِ وَلَمْ تُشْرِكُ فِيْكُمْ فَنَنُ الْأَهْوَاءِ،
صِلَبَتُمْ وَصَلَبَتْ مُنْتَكُمْ، أَنْتُمُ الدِّينُ مَنْ يَكُمْ عَلَيْنَا دَيَانُ الدِّينِ فَجَلَكُمْ فِي بَيْوَتِ أَذْنَ اللَّهِ أَنْ سُرْفَهُ وَيَذْكُرُ فِيهَا
اسْمَهُ، وَجَلَ صَلَوَاتُنَا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنَا وَكَفَارَةً لِذُنُوبِنَا ذَادَ اخْتَارَكُمْ لَنَا، وَصَلَبَ خَلْقَنَا مَا مَنَّ عَلَيْنَا مِنْ وَلَايَتِكُمْ
وَكَنَاعِنَهُ يَفْضُلُكُمْ مَعْرِفَيْنَ، وَيَتَحْدِيَنَا إِيَّاكُمْ مَقْرِيَنَ، وَهَذَا مَقَامُ مَنْ أَسْرَفَ وَأَخْلَأَ وَاسْكَانَ وَاقْرَبَ بِمَا
جَنِيَ، وَرَجَأَ بِمَقَامِهِ الظَّلَاصَ، وَأَنْ يَسْتَنْعِذَ بِكُمْ مُسْتَنْدَ الْبَلْكُ مِنَ النَّارِ، فَكُوَنُوا لِيْ سُفَعَاءَ، فَقَدْ وَنَدَتْ
إِلَيْكُمْ أَذْرَغَ عَنْكُمْ أَهْلُ الدِّينِ، وَاتَّخَذُو إِلَيَّاتِ اللَّهِ هُرْوَا، وَاسْتَكْبَرُو اعْبَهَا، يَامَنْ هُوَ قَاتِمٌ لِلَّا يَسْبُو وَدَانِمٌ لِلَّا
يَلْبُو وَمُحِيطٌ بِكُلِّ شَيْءٍ، لَكَ الْمَنْ بِمَا وَنَقْتَنَ وَعَرَقْتَنَ بِمَا لَتَقْتَنَ عَلَيْهِ أَذْ صُدَّ عَنْهُ عِبَادَكَ، وَجَهَلُوا
مَعْرِفَتِيْمُ، وَاسْتَخْفُوا بِحَقِّيْمُ، وَمَالُوا إِلَى سُوَاهِمُ، فَكَانَتِ الْمِنَةُ مِنْكَ عَلَى مَقْوَامٍ خَصَصَتِيْمُ بِمَا خَصَصَتِيْنَ
بِهِ، فَلَكَ الْحَمْدُ أَذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِي مَقَامِي مَكْتُوبًا، فَلَا تَحْمِلْ مِنْ مَارْجُوَتَ، وَلَا تَخْبِيَنِي فِيمَا دَعَوْتَ -

(سلام ہو آپ لوگوں پر اے ائمہ ہدایت۔ سلام ہو آپ لوگوں پر اے صاحبان تقویٰ، سلام ہو آپ لوگوں پر اے

اہل دنیا پر جہتائے خدا، سلام ہو آپ لوگوں پر اے مخلوقاتِ خدا میں عدل پر قائم رہئے والوں۔ سلام ہو آپ لوگوں پر اے صاحبان خلوص، سلام ہو آپ لوگوں پر اے صاحبان راز۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ لوگوں نے حق تبلیغ و نصیحت کو پوری طرح ادا کر دیا اور ذاتِ خدا کے ابیات میں پورے صبر و تحمل سے کام لیا آپ لوگوں کو جھٹلایا گیا آپ لوگوں کو ناسزا ہکایا گیا مگر آپ لوگوں نے معاف کر دیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ لوگ ارشاد و ہدایت کرنے والے امام ہیں آپ لوگوں کی اطاعت اللہ کی طرف سے فرض کی گئی ہے آپ لوگوں کا قول سچا ہے اور آپ لوگوں نے (حق کی طرف) دعوت دی مگر اسے قبول نہیں کیا گیا۔ آپ لوگوں نے حکم دیا مگر اس کی اطاعت نہیں کی گئی۔ بینش آپ لوگ دین کے ستون اور زمین کے ارکان ہیں یہ میثہ اللہ کی نگاہ آپ لوگوں پر رہی، اللہ نے آپ لوگوں کو یہ میثہ پا کرہ صلبوں سے پاک و طاہر رحموں میں منتقل کیا، یام جاہلیت کی جہالت نے کبھی آپ لوگوں کو آلوہ نہیں کیا اور قتنہ ہوا وہوس آپ لوگوں کی طبیعت میں کبھی شریک نہیں رہا۔ آپ لوگ پاک اور آپ لوگوں کی بنیاد بھی پاک، آپ وہ لوگ ہیں کہ آپ کو پیدا کر کے قیامت کے دن جزا دینے والے نے ہم لوگوں پر بڑا احسان فرمایا اور آپ لوگوں کو ان گھروں میں پیدا کیا (فی بیوت اذن اللہ ان ترفع و یذکر فیها اسمه) سورہ نور۔ (۳۴) کہ جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ان کی تقطیم کی جائے اور ان میں اس کا نام لیا جائے جن میں صبح و شام لوگ اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ اور آپ لوگوں پر ہمارے درود بھیجنے کو خود ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے رحمت اور ہمارے گناہوں کا کفارہ قرار دیا ہے۔ اللہ نے آپ لوگوں کو ہمارے لئے منتخب فرمایا اور آپ لوگوں کی ولایت کے سبب ہم لوگوں کی خلقت پاک کی اس کے نزدیک ہم لوگ آپ لوگوں کے فضل و شرف کے معرفت ہیں آپ لوگوں کی تصدیق کرتے ہیں اور آپ کے مقریب یہ اس شخص کا مقام ہے جس نے اسراف کیا ہو، خطکی ہو اور عاجزی کے ساتھ لپٹنے گناہوں کا اقرار کرے اور ایسے مقام پر رہتے ہوئے گلو خلاصی کا اور اس کا امیدوار ہو کہ آپ لوگوں کے واسطے سے وہ خدا نجات دیگا جو ہلاکت میں پڑنے والوں کو ہلاکت سے نجات دیتا ہے چونکہ میں نے آپ لوگوں کو واسطہ بنایا ہے اس لئے آپ لوگ میری شفاعت کریں جبکہ اہل دنیا نے آپ لوگوں سے منہ موڑا ہوا ہے اور آیات الہی کے ساتھ تمخر اور اس کے سامنے تکبر کیا ہوا ہے۔ اے وہ ذات جو قائم ہے کبھی سہو نہیں کرتا اے وہ ذات جو دام ہے جو کبھی ہو لعب میں بیٹلا ہیں ہوتا اور ہر شے پر حاوی ہے جن عقائد کی تو نے مجھے معرفت دی ہے اور اس پر گامزن ہونے کی توفیق دی یہ تیرا احسان امیدوار ہوں اس سے تو مجھے محروم نہ فرمایا جو دعا میں نے کی ہے اس میں مجھے مایوس نہ کر)

اس کے علاوہ اپنی ذات کے لئے جو چاہو دعا مانگو پس اس

مسجد میں جو وہاں موجود ہے آئھ رکعت نماز پڑھو اور ان میں جو سورہ چاہو پڑھو اور ہر دور کعبت پر سلام پڑھو اور بیان کیا جاتا ہے کہ یہ وجہ ہے جہاں حضرت فاطمہ زہرا نے نماز پڑھی تھی۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ائمہ طاہرین کی زیارت کا ثواب

(۳۱۵۹) حضرت امام حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تا ناجان جو شخص آپ کی زیارت کرے اس کو اس کی کیا جزا ملے گی؟ آپ نے فرمایا اے فرزند جو میری زیارت کو آئے میری زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد یا تمہارے پدر کی زیارت کرنے یا تمہارے بھائی کی زیارت کرے یا تمہاری زیارت کرے تو مجھ پر فرض ہے کہ قیامت کے دن میں اس کی زیارت کو جاؤں اور اس کے گناہوں سے اس کی گلو خلاصی کراؤ۔

(۳۱۶۰) اور حسن بن علی و شام نے حضرت امام ابو الحسن الرضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہر امام کا اپنے مائتے والوں اور اپنے شیعوں کی گردن پر ایک عہد و حق ہوتا ہے۔ اور اس عہد اور حق کی وفا اور ادائیگی یہ ہے کہ ان کی قبروں کی زیارت کی جائے۔ پس جو شخص رغبت سے اور ان کی تصدیق (چا سمجھ کر) کرتے ہوئے ان کی زیارت کو جائے تو اس کے ائمہ قیامت کے دن اس کی شفاعت فرمائیں گے۔

(۳۱۶۱) علی بن حکم نے زیاد بن ابی حلال سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی نبی یا کوئی وصی تین دن سے زیادہ زمین (یعنی قبر) میں نہیں رہتا ہے بلکہ کہ اس کی روح اس کی ہڈیاں اور اس کے گوشت کو آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے مگر وہ اپنی قبروں کی جگہ آتے ہیں اور دور سے ان تک سلام پہنچتے ہیں اور اپنی قبروں کے قریب سے لوگوں کی باتیں سنتے ہیں۔

(۳۱۶۲) جابر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حج کی تکمیل امام سے ملاقات ہے۔

(۳۱۶۳) صالح بن عقبہ نے زید شحام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص آپ لوگوں میں سے کسی ایک (امام) کی زیارت کرے تو اس کے لئے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔

(۳۱۶۴) ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ اے علی جس نے میری حیات میں یا میری موت کے بعد میری زیارت کی یا تمہاری حیات میں یا تمہاری موت کے بعد تمہاری زیارت کی یا تمہارے دونوں فرزندوں کی حیات میں یا ان دونوں کی موت کے بعد ان دونوں کی زیارت کی تو میں اس کا فاضل ہوں کہ قیامت کے دن کے حوالے اور اس کی سختیوں سے اس کو چڑاؤں گا تک کہ میں اس کو اپنے درجہ میں رکھوں گا۔

(۳۳۴۵) اسحاق بن عمّار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا قبر حسین کی جگہ جس دن سے وہ وہاں دفن ہوئے جنت کے باعنوں میں سے ایک باغ بن گیا۔

(۳۳۴۶) نیز فرمایا کہ قبر حسین کی جگہ جنت کے خیابانوں میں سے ایک خیابان ہے۔

(۳۳۴۷) نیز فرمایا کہ قبر حسین کے چاروں جانب پانچ پانچ فرخ تک حرمیم قبر حسین علیہ السلام ہے۔

(۳۳۴۸) اسحاق بن عمّار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قبر حسین علیہ السلام سے ساتویں آسمان تک ہر وقت ملاسک کی آمد و رفت رہتی ہے۔

(۳۳۴۹) صالح بن عقبہ نے لشودھان سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کبھی کبھی جب مجھ سے حج فوت ہو جاتا ہے تو میں عرفہ کے دن اعمال عرفہ قبر حسین کے پاس بجا لاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اے بشیر یہ تم بہت اچھا کرتے ہو جو مردموں عید کے دن کے علاوہ کسی اور دن قبر حسین کی زیارت کو ان کے حق کو پہچانتے ہوئے آئے گا تو اس کے نامہ اعمال میں بیس حج اور بیس عمرہ مبرورہ و مقبولہ اور بیس حج کسی نبی مرسل یا امام عادل کے ساتھ لکھ دیئے جائیں گے۔ اور جو شخص عید کے دن قبر حسین پر زیارت کے لئے آئے گا اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرہ مبرورہ و مقبولہ اور ایک ہزار جہاد کسی نبی مرسل یا امام عادل کے ساتھ تحریر کر دیئے جائیں گے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا مگر یہ میرے لئے وقوف عرفات کے ماتنڈ کیونکر ہو جائے گا؟ تو آپ نے میری طرف جیسے غصہ کی لگاہ سے دیکھا پھر فرمایا اے بشیر اگر کوئی مومن عرفہ کے دن قبر حسین پر ان کے حق کو پہچانتے ہوئے آئے اور دریائے فرات میں غسل کر کے آپ کی قبر کی زیارت کو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر ایک حج پورے مناسک کے ساتھ اس کے نامہ اعمال میں لکھ دے گا اور مجھے نہیں یاد کہ اور کیا کہا لیکن یہ ضرور کہا کہ اور عمرہ بھی۔

(۳۳۵۰) داؤ دری یہ سے روایت ہے اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام ابو عبداللہ جعفر بن محمد اور حضرت امام ابو الحسن موسی بن جعفر اور حضرت امام ابو الحسن علی ابن موسی الرضا علیہم السلام کو فرماتے ہوئے سنایہ حضرات فرماتے تھے کہ جو شخص عرفہ کے دن حضرت حسین ابن علی علیہما السلام کی قبر کی زیارت کو آئے گا اللہ تعالیٰ اس کے سینے کو برف کے ماتنڈ ٹھنڈا رکھے گا۔

(۳۳۵۱) اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ عرفہ کی شب سب سے چھٹے اللہ تعالیٰ زائرین قبر حسین ابن علی پر لگاہ کرم ڈالتا ہے۔ تو عرض کیا گیا کہ کیا تمام اہل موقف (عرفات) پر لگاہ کرم ڈلنے سے بھی چھٹے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں سعرض کیا گیا کہ نہ یہ کیونکر آپ نے فرمایا اس لئے کہ اہل موقف میں کچھ اولاد زنا بھی ہوتے ہیں اور زائران قبر حسین میں کوئی اولاد زنا نہیں ہوتا۔

(۳۱۴۲) نیز آپ نے فرمایا کہ جو شخص قبر حسین کی زیارت کرتا ہے اس کے گھر کے دروازے کے سامنے اس کے گناہوں کا ایک پل بنادیا جاتا ہے جسے وہ عبور کر کے چلا جاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص پل کو عبور کرتا ہے تو پل کو اپنے پیچے چھوڑ دیتا ہے۔

(۳۱۴۳) علی بن ابی حمزہ نے ابو بصیر سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ستر ہزار ملک مقرر کر دیتے ہیں جو بال بکر اتے ہوئے اور خاک اڑاتے ہوئے ان پر روزانہ درود بھیجتے رہتے ہیں اور جو شخص آپ کی زیارت کو آتا ہے اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ پروردگاریے حسین کے زائر ہیں ان کے ساتھ نیک سلوک کران کے ساتھ نیک سلوک کر۔

(۳۱۴۴) نیز فرمایا کہ جو شخص قبر حسین پر ان کے حق کو بچاتے ہوئے زیارت کو آتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا مقام اعلیٰ علیہم میں قرار دے دیتا ہے۔

(۳۱۴۵) اور ترید شحاظ نے آنحضرت سے دریافت کیا کہ جس شخص نے آپ لوگوں میں سے کسی ایک کی زیارت کی اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ تو آپ نے فرمایا یہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔

(۳۱۴۶) اور حضرت امام موسی بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ شطیفہ فرات (کربلا) میں حضرت ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والے کو بشرطیکہ وہ ان کے حق و حرمت و ولایت کی معرفت بھی رکھتا ہو کم از کم اتنا ثواب ضرور دیا جاتا ہے کہ اس کے لئے اگلے اور پچھلے گناہ سب محاف کر دیتے جاتے ہیں۔

(۳۱۴۷) حسن بن علی بن فضال نے ابی ایوب خڑاک سے انہوں نے محمد بن مسلم سے انہوں نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے شیعوں سے کہدو کہ وہ حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام کی زیارت کیا کریں اس لئے کہ ان کی زیارت بلندی سے گرنے، پانی میں غرق ہونے، آگ میں جلنے اور درندوں کے پھاڑ کھانے سے بچاتی ہے۔ اور جو شخص امام حسین علیہ السلام کی امامت کا مجانب اللہ ہونے کا اقرار کرتا ہے اس پر آپ کی زیارت فرض ہے۔

(۳۱۴۸) ہارون بن خارج نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب نیمه شعبان (۱۵ تاریخ) ہوتی ہے تو ایک منادی افق اعلیٰ سے ندادیتا ہے کہ اے حسین کی قبر کی زیارت کے لئے آنے والو جاؤ تمہارے گناہ بخش دیتے گئے اب اس کا ثواب تم لوگوں کے لئے تمہارے پروردگار اور تم لوگوں کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہے (وہ جو چاہیں عطا کریں)۔

(۳۱۴۹) حسین بن محمد قمی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس نے میرے پدر بزرگوار کی زیارت بغداد میں کی تو وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قبر امیر المؤمنین علیہ السلام کی

زیارت کی لیکن یہ کہ رسول اللہ اور امیر المؤمنین دونوں کو فضیلت حاصل ہے۔

(۳۱۸۰) اور حسن بن علی و شاہ نے حضرت امام ابو الحسن رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے آنجباب سے حضرت امام ابو الحسن موسی بن جعفر علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے متعلق دریافت کیا کہ کیا یہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے ماتندا ہے تو آپ نے فرمایا ہاں۔

(۳۱۸۱) علی بن ہبیار نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی ثانی علیہما السلام سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آنجباب سے عرض کیا کہ مولا میں آپ پر قربان حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت افضل ہے یا حضرت امام حسین علیہ السلام کی تو آپ نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار کی زیارت افضل ہے اس لئے کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت تو سمجھی لوگ کرتے ہیں لیکن میرے پدر بزرگوار کی زیارت صرف خواص شیعہ کرتے ہیں۔

(۳۱۸۲) احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی سے روایت ہے اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو الحسن رضا علیہ السلام کے خط میں پڑھا جس میں تحریر تھا کہ میرے شیعوں کو یہ پیغام ہے جو کہ میری زیارت اللہ کے نزدیک ایک ہزار حج کے برابر ہے روای کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی جعفر یعنی آپ کے فرزند علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک ہزار حج کے برابر آپ نے فرمایا ہاں خدا کی ایک لاکھ حج کے برابر اس شخص کے لئے جو آپ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آپ کی زیارت کرے۔

(۳۱۸۳) حسین بن زید نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ میں نے آنجباب کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرمائے تھے کہ اولاد موسی (بن جعفر) میں ایک ایسا شخص پیدا ہوگا کہ جس کا نام امیر المؤمنین علیہ السلام کا نام ہوگا اور وہ طوس میں جو خراسان کا ایک حصہ ہے دفن کیا جائے گا۔ وہ وہاں زہر سے شہید ہوگا اور وہیں عالم سافرت میں دفن کر دیا جائے گا۔ اور جو شخص اس کے حق کو پہچلتے ہوئے اس کی زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس شخص کے برابر ثواب واجر دیگا جس نے قبل فتح مکہ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اپنا مال غرچہ کیا ہو۔

(۳۱۸۴) اور بزنطی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے درست داروں میں سے جس نے بھی میرے حق کی معرفت رکھتے ہوئے میری زیارت کی میں اس کے حق میں اللہ سے شفاعت کروں گا۔

(۳۱۸۵) اور حضرت ابو جعفر محمد بن علی الرضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ طوس دونوں پہاڑوں کے درمیان جنت کے قطعوں میں سے ایک قطعہ ہے جو اس میں داخل ہوا وہ قیامت کے دن جہنم سے محفوظ رہے گا۔

(۳۱۸۶) نیز آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے طوس میں میرے پدر بزرگوار کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آنجباب کی زیارت کی میں شامل ہوتا ہوں اللہ تعالیٰ اس کو بہت نصیب کرے گا۔

(۳۱۸۷) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا ایک پارہ جگر خراسان میں دفن ہو گا جو دکھ ورد کا مارا

اس کی زیارت کو جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے دکھ درد کو دور کر دے گا اور جو کوئی گناہ کار اس کی زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

(۳۱۸۸) نعیان بن سعد نے حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری اولاد میں سے ایک شخص خراسان میں زہر سے قلم کے ساتھ ناحق قتل کر دیا جائے گا۔ جس کا نام میرا نام ہو گا اور اس کے باپ کا نام عمران کے فرزند موسیٰ کا نام ہو گا۔ آگاہ رہو کہ جو اس عالم مسافرت میں اس کی زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے الگ چھپے سارے گناہ معاف کر دے گا خواہ اس کے گناہ آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہوں یا بارش کے قطروں کی تعداد میں یا درختوں کے پتوں کی تعداد میں۔

(۳۱۸۹) محمدان دیوانی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آنجباب نے فرمایا کہ جو میرے دور افتادہ مکان کے باوجود میری زیارت کو آئے گا تین مواقع پر اس کی مدد کو پہنچوں گا اور ہونا کیوں سے اس کی گلو غلاصی کراؤں گا۔ ایک اس وقت جب لوگوں کے نامہ اعمال ان کے دائیں اور بائیں اڑتے پھریں گے۔ دوسرے صراط سے گذرتے ہوئے تیسرا میزان میں اعمال تولتے وقت۔

(۳۱۹۰) حمزہ بن حمران سے روایت ہے اس کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے فرزندزادوں میں سے ایک فرزند سرزی میں خراسان کے ایک شہر طوس میں قتل کر دیا جائے گا جو شخص اس کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے اس کی زیارت کو جائے گا میں قیامت کے دن اس کو لپٹنے ہاتھ سے پکڑوں گا اور جنت میں داخل کروں گا خواہ وہ ان لوگوں میں سے ہو جو گناہان کیبیرہ کے مرٹک ہوئے ہوں۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا مولا میں آپ پر قربان ان کے حق کی معرفت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اس کو معلوم ہو یہ امام ہیں اور ان کی اطاعت فرض ہے غریب (مسافر) و شہید ہیں جو شخص ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایسے ستر شہیدوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہمداد میں شریک ہوئے ہیں۔

(۳۱۹۱) حسن بن علی بن فضال نے حضرت ابو الحسن علی ابن موسیٰ رضا علیہما السلام سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ اہل خراسان میں سے ایک شخص نے آنجباب سے عرض کیا کہ فرزند رسول میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا گویا وہ بھج سے یہ کہہ رہے تھے کہ جب میرے حگر کا ایک نکڑا تمہاری سرزی میں دفن ہو گا اور میرا ایک سارہ تمہاری خاک میں عزوب کر جائے گا تو تم لوگ اس کے ساتھ کیا کرو گے اور میری امانت کی کیسے حفاظت کرو گے۔ تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ہی تمہاری سرزی میں دفن کیا جاؤں گا میں ہی تمہارے بی کا پارہ حگر ہوں اور میں ہی وہ امانت اور وہ سارہ ہوں۔ آگاہ رہو کہ جو شخص میرے اس حق اور میری اطاعت کو پہنچاتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر

واجب کیا ہے میری زیارت کرے تو میں اور میرے آبائے کرام قیامت کے دن اس کی شفاعت فرمائیں گے اور جس شخص کے ہم لوگ شفیع بن جائیں گے اس کی نجات ہو جائے گی خواہ جن دانس کے گناہوں کے برابر اس پر بار کیوں نہ ہو۔ نبی آپ نے فرمایا کہ میرے والد بزرگوار نے میرے جد سے اور انہوں نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے خواب میں مجھے دیکھا تو اس نے تلقیناً مجھے ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل یا میرے اوصیا میں سے کسی کی شکل میں یا میرے اوصیا کے کسی شیخہ کی شکل میں تنشیل نہیں ہو سکتا اور چاخ خواب نبوت کے ستر جزوں میں ایک جزو ہے۔

(۳۱۹۲) ابو صلت عبد السلام بن صالح ہروی سے روایت کی گئی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرمائے تھے کہ خدا کی قسم ہم میں سے جو بھی (امام) ہو گا وہ مقتول یا شہید ہو گا تو عرض کیا گیا فرزند رسول آپ کو کون قتل کرے گا؟ آپ نے فرمایا میرے زمانے کا بدترین خلقِ خدا مجھے زہر سے قتل کرے گا پھر مجھے عالم مسافرت میں ایک تنگ مکان میں دفن کر دے گا۔ آگہ رہو جو شخص میری عالم مسافرت میں میری زیارت کرے گا انشا تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک لاکھ شہیدوں، ایک لاکھ صد یقوں، ایک لاکھ حج اور عمرہ کرنے والوں اور ایک لاکھ مجاہدوں کا ثواب لکھ دے گا اور اس کو ہم لوگوں کے زمرہ میں محشور کرے گا اور جنت کے اعلیٰ درجات میں اس کو ہم لوگوں کا فرقی بنادے گا۔

(۳۱۹۳) حسن بن علی بن فضال نے حضرت ابوالحسن رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ غراسان میں ایک بقعہ ہے کہ اس پر ایک زماں ایسا آئے گا جہاں ملائکہ کی آمدورفت ہو گی پھر فرمایا اور صور پھونکنے تک ہمسیہ ملائکہ کی ایک فوج ہیاں آسمان سے نازل ہوتی رہے گی اور ایک فوج آسمان کی طرف پرواز کرتی رہے گی۔ تو آپ سے عرض کیا گیا کہ فرزند رسول وہ بقعہ زمین کو نساہے؟ آپ نے فرمایا وہ سر زمین طوس ہے اور خدا کی قسم یہ جنت کے باخون میں سے ایک باغ ہے۔ اور جس نے اس بقعہ میں میری زیارت کی گویا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار حج مبرورہ ایک ہزار عمرہ مقبولہ کا ثواب لکھنے گا اور میں اور میرے آبائے کرام قیامت کے دن اس کے شفیع ہوں گے۔

(۳۱۹۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا ایک پارہ جگہ سر زمین غراسان میں دفن ہو گا جو کوئی مرد مومن اس کی زیارت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت واجب کر دے گا اور اس کے جسد کو جہنم پر حرام کر دے گا۔